

احباب یقین و عل کامیڈن اور فری خود چرخی کا تجھان  
اسلام آباد  
ماہنامہ

۱ گست 2021ء



تم سب کا پاکستان!

سلطان فاؤنڈیشن سکول کے بچوں نے جشن آزادی منایا

تصویری  
جهلکیاں

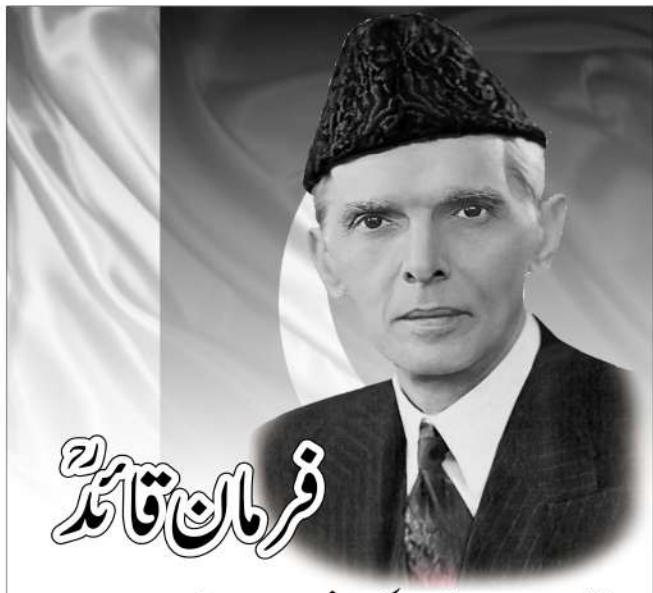
سلطانہ فاؤنڈیشن  
سکول کے بچوں نے جشن آزادی منایا





کبھی اے نوجوان مسلم! تدبر بھی کیا تو نے؟  
وہ کیا گردوں تھا، تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا؟

خدا تجھے کسی طوفان سے آشنا کر دے  
کہ تیرے بحر کی موجود میں اضطراب نہیں



قدرت نے آپ کو ہر نعمت سے نوازا ہے۔  
آپ کے پاس لامحدود وسائل موجود ہیں۔  
آپ کی ریاست کی بنیاد میں مضبوطی سے  
رکھ دی گئی ہیں، اب یہ آپ کا کام ہے کہ نہ  
صرف اس کی تعمیر کریں بلکہ جلد اور عمده  
سے عمدہ تعمیر کریں۔

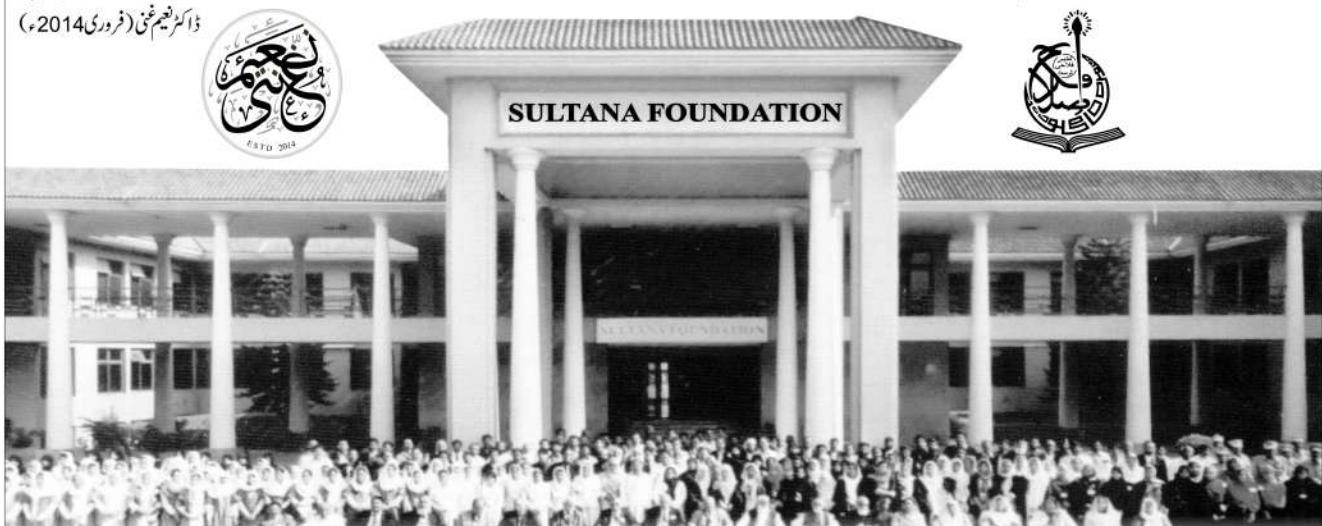
(پاکستان کی پہلی سالگرہ پر پیغام - 14 اگست 1948ء)

سلطانہ فاؤنڈیشن پچھلی دو دھائیوں سے پاکستان میں معاشرتی تعمیر بذریعہ تعمیر افراد کے مشن میں سرگرم عمل ہے پاکستانی قوم کے نصب اعین کو واضح کرنے اور مرکوز رکھنے میں تعلیم کے عملی کردار کی اہمیت کو اجاگر کرنے میں سلطانہ فاؤنڈیشن "Leader in Ideas" کی مثال بن رہا ہے

ڈاکٹر فتح غفرنی (فروری 2014ء)



SULTANA FOUNDATION



گزشتہ 21 برس سے تعلیم و تربیت اور فکری میدان میں شائع ہونے والا میگزین



شمارہ نمبر 5 | اگست 2021ء | جلد نمبر 21



## بہادر پاکستانی خواتین

|    |                  |
|----|------------------|
| 03 | انجینئر عزیز غنی |
| 05 | رفعت رشید        |
| 13 | شاف نمبرز        |
| 23 | محمد پرویز جگوال |
| 24 | قیصر ریاض        |
| 26 | ریحانہ اکبر      |
| 28 | زادہ نور مرزا    |
| 29 | محمد پرویز جگوال |
| 34 | ندیم احمد لطیف   |
| 39 | اویس اکبر        |
| 42 | رفعت رشید        |
| 47 | بیگ راج          |
| 48 | ڈاکٹر نسیم غنی   |

|                             |
|-----------------------------|
| چیئر میں کے قلم سے          |
| فکری نشست                   |
| امید رائٹرز کلب             |
| پاکستان کوتختی کی راہ...    |
| پاکستان - آگے کیے بڑھا جائے |
| پاکستان - آگے کیے بڑھا جائے |
| نامور شخصیت                 |
| فاؤنڈیشن راؤنڈ اپ           |
| سلکیٹس، بہادر خواتین        |
| اقتصادی امور                |
| بزمِ نونہال                 |
| آزادی اور ذمہ داری          |
| اپیل برائے عطیات            |

|                   |   |                |
|-------------------|---|----------------|
| فاؤنڈر پیٹرین     | : | ڈاکٹر نعیم غنی |
| چیف ایڈیٹر        | : | حسن نعیم       |
| ایڈیٹر            | : | بیگ راج        |
| ڈپٹی ایڈیٹر       | : | رفعت رشید      |
| اسٹنٹ ایڈیٹر      | : | نورین بی بی    |
| ترجمہ و تخلیص     | : | ندیم احمد لطیف |
| گرافک ڈیزائنر     | : | نعمان پرویز    |
| ایڈمن و کیسرہ میں | : | ناسک نذیر      |

|                 |                  |                        |                   |
|-----------------|------------------|------------------------|-------------------|
| ریسرچ ڈیپارٹمنٹ | محمد پرویز جگوال | ریحانہ اکبر            | قیصر ریاض         |
| ایڈوائرر ز      | میاں محمد جاوید  | (سابق چیئر مین پیمر ۱) | ڈاکٹر نعیم الرحمن |
| (اسکالر)        | (اسکالر)         |                        | سلمان تنیم        |
| مینجنمنٹ ٹرینر  |                  |                        |                   |

اصلاح فکر ایجو کیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرست (رج ۲)

پراجیکٹس

سلطانہ فاؤنڈیشن نعیم غنی سنٹر ہیلتھ کیئر سروسز

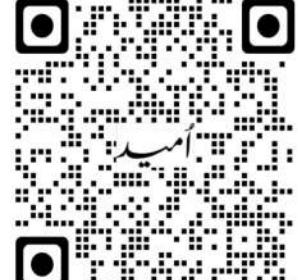
### ٹرست ممبران

- \* انجینئر عزیز غنی (چیئر مین)
- \* ڈاکٹر نسیم غنی
- \* عبد العزیز سڈل
- \* ڈاکٹر ندیم نعیم
- \* حسن نعیم
- \* مسز صدیقہ نعیم

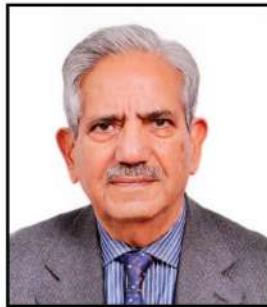
خط و کتابت: ماہنامہ امید، نعیم غنی سنٹر، سلطانہ فاؤنڈیشن کمپلیکس  
فراش ٹاؤن، لہڑاڑ روڈ، اسلام آباد

فون: 051-2618201-6  
P.O Box: 2700, Islamabad  
Umeed@sultanafoundation.org  
www.sultanafoundation.org

قیمت: 50 روپے



اصلاح فکر ایجو کیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرست کے تحت نعیم غنی سنٹر بیلیٹیشن نے خوشید پرائز، اسلام آباد سے چھوا کرفتہ ماہنامہ "امید" سلطانہ فاؤنڈیشن کمپلیکس، فراش ٹاؤن، لہڑاڑ روڈ، اسلام آباد سے شائع کیا۔ ایڈیٹر



انجینئر عزیز غنی (چیئرمین سلطانہ فاؤنڈیشن)

## سلطانہ فاؤنڈیشن تعمیر معاشرہ بذریعہ تعمیر افراد — چیئرمین کے قلم سے —

1992 سے قائم شدہ سلطانہ فاؤنڈیشن، جس کا مشن ”تعمیر معاشرہ بذریعہ تعمیر افراد“ ہے، سینکڑوں ہم خیال دوستوں کی سالاہ سال کی دن رات کی محنت سے ترقی کی منزلیں طے کرتا ہوا اب ایک منفرد مقام حاصل کر چکا ہے۔ اس کے مختلف تعلیمی اداروں میں ایک وقت میں تقریباً 6000 طلباء و طالبات تعلیم حاصل کرتے ہیں اور اب تک دسیوں ہزاروں بچے فاؤنڈیشن کے تعلیمی اداروں سے فارغ ہو چکے ہیں اور ان میں سے بہت سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے برس روزگار ہیں اور معاشرے کی بہتری اور ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

اس کے ساتھ سلطانہ فاؤنڈیشن کے فری کلینک سے ماہر ڈاکٹروں کے زینگرانی ہر سال ہزاروں مريض علاج معا لجے کی سہولت سے مستفید ہوتے ہیں۔ سکول آف اسٹینٹ ہیلتھ آفیسرز (AHO) سے نرنسنگ کے شعبے میں تعلیم حاصل کر کے خواتین، راوپنڈی اسلام آباد کے سرکاری و غیر سرکاری اداروں میں کامیابی سے نرنسنگ کی خدمات انجام دے رہی ہیں۔

تعلیمی اور طبی سہولتوں کے ساتھ سلطانہ فاؤنڈیشن نے کئی اور منفرد کام بھی شروع کیے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک 2012 سے جاری شدہ بے سکول بچوں کی تعلیم و تربیت کا ایک نہایت ہی منظم و مربوط پروگرام ہے، جس سے ہر سال ہزاروں وہ بچے مستفید ہو رہے ہیں جو کسی وجہ سے سکول نہیں جاسکے۔ ان کے لیے سکول ہے ہی نہیں۔ بے سکول بچوں کی تعلیم و تربیت کا یہ پروگرام بالکل فری ہے۔ یاد رہے کہ وطن عزیز پاکستان میں بے سکول بچوں کی تعداد اڑھائی کروڑ سے تین کروڑ کے درمیان ہے۔ ایک اور منفرد کام 2014 سے نیم غنی سینٹر کا قیام ہے۔ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ہمارا نظام تعلیم نہ معاشرے کی ضرورت کے مطابق ہے نہ تیزی سے ترقی کرتی ہوئی دنیا کے تقاضوں پر پورا اترتتا ہے، اس سینٹر میں ریسرچ سکالرزاں بات کی تحقیق کر رہے ہیں کہ کس طرح موجودہ نظام تعلیم کی مختلف جہتوں میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔ اس کے لیے ان کے تحقیقی مقامے اور کتابیں منظر عام پر آنا شروع ہو گئی ہیں۔ مثلاً ہمارے نظام تعلیم میں سکھلائی (Learning) کا عنصر ہے ہی نہیں۔ تعلیم کے ابتدائی مراحل سے ہی Learning کو تعلیم کا لازمی حصہ بنانے پر زور دیا جا رہا ہے۔

سلطانہ فاؤنڈیشن میں تمام اخراجات ایک منظم طریقے سے منظور شدہ سالانہ بجٹ کے مطابق ہوتے ہیں۔ کوشش یہ کی جاتی ہے کہ اخراجات آمدن سے نہ بڑھنے پائیں۔ پچھلی دہائی سے پوزیشن یہ ہے کہ سلطانہ فاؤنڈیشن کے کُل سالانہ اخراجات کا 80 فیصد حصہ طلباء و طالبات کی ماہانہ فیس سے پورا ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ یہ فیس لوگوں کی استطاعت کے میں نظر کم سے کم رکھی گئی ہے اور مستحق طلباء و طالبات کو زیادہ سے زیادہ رعایت اور وظائف بھی دیے جاتے ہیں تاکہ کوئی بچہ مالی وجوہات کی بنا پر تعلیم سے محروم نہ رہ جائے۔ اخراجات کا 10 فیصد حصہ ٹرست ممبرز اور پاکستان میں مختیّر حضرات کے عطیات سے پورا ہوتا ہے اور باقی 10 فیصد "Endowment Fund" کے منافع سے پورا ہوتا ہے۔

تمام ٹرست ممبرز اعزازی طور پر خدمات انجام دیتے ہیں اور بہت سے ڈائریکٹرز، ہیڈر آف ڈپارٹمنٹس اور افراد رضا کارانہ یا معمولی اعزاز یہ پر کام کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سلطانہ فاؤنڈیشن کے تقریباً تمام 400 ملازمین جن میں 250 کے قریب کالجوں اور سکولوں کے اساتذہ ہیں، اس کا ریخیر میں اپنا اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔ ایک تجھیں کے مطابق سلطانہ فاؤنڈیشن کے ارکان اور سراف کی رضا کارانہ خدمات، اخراجات میں تقریباً 25 فیصد کی کابوئش بنتی ہیں۔

سلطانہ فاؤنڈیشن میں کام کرنے والے تمام افراد کی شب و روز کی محنت کا نتیجہ ہے کہ پچھلے 28 سال میں فاؤنڈیشن کے مختلف تعلیمی، طبی اور دیگر فلاجی کاموں کی وجہ سے یہ نسبتاً ایک پسماندہ علاقہ آج تمام شہری سہولتوں سے آراستہ تیزی سے ترقی کرتے ہوئے ایک مکمل شہر کا منظر پیش کرتا ہے جہاں لوگ رہائش پذیر ہونے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس تمام عرصہ میں ہر کام میں فاؤنڈیشن کو اہل علاقہ کا مکمل تعاون حاصل رہا ہے۔

سلطانہ فاؤنڈیشن میں تمام اخراجات ایک منظم طریقے سے منظور شدہ سالانہ بجٹ کے مطابق ہوتے ہیں۔ کوشش یہ کی جاتی ہے کہ اخراجات آمدن سے نہ بڑھنے پائیں۔ پچھلی دہائی سے پوزیشن یہ ہے کہ سلطانہ فاؤنڈیشن کے کُل سالانہ اخراجات کا 80 فیصد حصہ طلباء و طالبات کی ماہانہ فیس سے پورا ہوتا ہے۔

## Thought Process Session

Pakistan - A Way Forward

پاکستان - آگے کیسے بڑھا جائے



28th August 2021, NGC Seminar Room

# فکری نشست

عنوان: پاکستان - آگے کیسے بڑھا جائے

رپورٹ: رفتہ رشید (ڈپلائیڈ پیر "ماہنامہ امید")

- ☆ مضبوط سیاسی نظام سے پاکستان آگے بڑھ سکتا ہے
- ☆ عوام کے اندر ذمہ داری کا احساس بیدار کرنا ہوگا
- ☆ نصاب تعلیم ایک جیسا ہونا چاہیے۔ تعلیم عالمی معیارات سے ہم آہنگ ہو۔
- ☆ باتیں اور تجاویزا چھپی، لیکن عمل کی طرف قدم اٹھائیں، چھوٹے چھوٹے عملی نمونے بنانے ہوں گے۔
- ☆ ایکسپورٹ بڑھا کر مہنگائی کم کی جاسکتی ہے۔
- ☆ رویوں میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ جدید ٹکنالوجی کو اپنانا ہوگا۔
- ☆ پاکستانی بنیں، پاکستانی خریدیں۔ برانڈ کے کمپلیکس سے باہر آنا ہوگا۔
- ☆ احساس کمتری کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں۔ پاکستان ترقی کر رہا ہے۔ سمت بھی ٹھیک ہے۔
- ☆ ایمانداری اور حب الوطنی کا جذبہ ہمیں آگے لے جاسکتا ہے۔ فوج کا مورال بلند رکھیں۔

نعم غنی سنٹر میں منعقدہ فکری نشست سے امید رائٹرز کلب کے ممبران، ریسرچ اسکالرزوں اور مہماں نے اظہار خیال کیا۔

"پاکستان - آگے کیسے بڑھا جائے" کے موضوع پر تقریباً 25 ٹیچرز نے حصہ لیا۔ میڈیا انڈپلائیشن سیل کے سربراہ جناب بیگ راج نے شرکاء کو پروگرام کا خاکہ بتایا انہوں نے تمام شرکاء کو مختصر وقت میں اپنے خیالات پیش کرنے کی ہدایت کی۔ ہر ممبر کو تین سے چار منٹ

کا وقت دیا گیا تھا۔ وقت کی پابندی کرتے ہوئے ہر ممبر نے بچے تک انداز میں اپنی تجاویز پیش کیں۔ اسٹیچ سیکریٹری کے بغیر باری باری رو سٹرم پر آ کر ہر مقرر نے اپنا تعارف کروایا، امید میگزین اور سلطانہ فاؤنڈیشن سے اپنی وابستگی بتائی اور اختصار کے ساتھ نکات بیان کئے۔



ریسرچ اسکالر پرویز جگوال صاحب نے پروگرام کا آغاز کروایا۔ جناب قیصر ریاض نے خوبصورت آواز میں تلاوت کی، ڈپٹی ایڈیٹر رفعت رشید نے قائد اور اقبال کے اقوال پیش کیے اور پھر خود کا طریقے سے پروگرام آگے بڑھتا گیا۔

ریسرچ اسکالر ریحانہ اکبر نے تفصیل کے ساتھ اپنی تجاویز دیں، جبکہ پرویز جگوال اور قیصر ریاض صاحب نے سوالات کے ذریعے سیشن کو مفید بنایا۔

مینجنٹ ٹریزر جناب سلمان غنی نے مختصر وقت میں قابل عمل نکات بیان کئے۔ مائنڈ سائنسٹ جناب ڈاکٹر فضل نے مینڈ کی دلچسپ مثال سے زندگی کے فلسفہ کو بیان کیا۔ محترمہ ڈاکٹر ثمینہ صاحبہ نے سیشن کے شرکاء کے خیالات کو خوب سراہا۔ انہوں نے ٹیچرز کے اعتماد کی بھی تعریف کی۔

محترمہ میڈم قیصرہ نے پاکستانی قوم کی خوبیاں بیان کیں اور امید اور یقین کو ہتھیار بنانے پر زور دیا۔

28 اگست کو دن گیارہ بجے سے دوپہر ایک بجے تک جاری رہنے والے اس thought process session کے شرکاء کو ریفریشمینٹ دی گئی۔ محترمہ غزالہ سرور نے سیشن کے اختتام پر شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اپنے اختتامی کلمات میں تمام آراء کا خوبی

کیسا تھا احاطہ بھی کیا۔

نیعم غنی سنٹر کی ٹیم خصوصاً اولیں اکبر اور ناسک نذیر نے آڈیو، ویڈیو اور فوٹو گرافی کے بہترین انتظامات کیے۔ نورین اور نعمان نے میزبانی کے فرائض انجام دئے۔

پرویز جگوال کی تحریک پر تمام شرکاء نے ہاتھوں میں امید میگزین لہرا کر بانی چیئر مین ڈاکٹر نعیم غنی (جنت نصیب) کے پورٹریٹ کے ساتھ تصاویر بناؤئیں۔

امید رائیٹرز کلب کے ممبران کے خیالات:

میڈم ساجدہ خاتون

”والدین بچے کی پہلی درسگاہ ہیں تو والدین اپنے بچوں کی تربیت کریں اور استاد کا بنیادی فریضہ ہے کہ وہ طالب علم کو تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ اپنے ملک و ملت کے لیے کچھ کرنے اور آگے بڑھنے کی لگن بھی پیدا کریں۔“

مس نبیلہ ناز (کالج آف کارس)

”ہمیں برانڈز کی جگہ عام دکانوں سے اچھی کوالٹی کی چیزیں خریدنا چاہیں تاکہ ہمارا مپورٹ ایکسپورٹ لیوں ٹھیک ہو، مہنگائی کنٹرول ہو اور ہم ترقی کر کے آگے بڑھ سکیں۔“

محترمہ روینہ گیلانی (سپیشل چلڈرن سکول)

”ہمیں اپنی شرح خواندگی میں 100 فیصد اضافہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں تعلیمی نظام میں کچھ تبدیلیاں لانی ہوں گی۔ کسی مفکر نے کہا تھا کہ ”تم مجھے پڑھی لکھی مائیں دو میں تمھیں ایک ترقی یافتہ قوم دوں گا۔“

سمیرا کوثر (پرس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین)

”پاکستان کو ترقی یافتہ ممالک کی صفت میں لانے کے لیے ہمیں جہالت کو ختم کرنا اور تعلیم کو عام کرنا ہوگا۔ جیلوں میں موجود قیدیوں کو بھی تعلیم کے زیور سے آ راستہ کریں اور انہیں باشурور بنائیں اور دوسرا ہمیں اتفاق و اتحاد سے رہ کر تمام مسائل کو حل کرنا چاہیے۔“

طیبہ طارق (پنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین)

”ہمارا نظام تعلیم کیساں اور یکساں تعلیمی نصاب ہونا چاہیے۔ ہمارا Course Content ضرورت سے Match نہیں ہوتا۔ ہمیں جھگیوں میں رہنے والے بچوں کی بھی مدد کرنی چاہیے اور انہیں تعلیم حاصل کرنے کے موقع دینے چاہیں اگر ہم اپنے طالب علموں کو بنیادی طور پر ایک اچھا معیار تعلیم دیں گے تو وہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔“

نزہت پروین (پنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین)

”جیسا کہ ہم سب کا تعلق تعلیم سے ہے تو ہمارے پاس ایک نسل پروان چڑھ رہی ہے تو ہمیں انہیں تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ ایک ذمہ دار شہری بھی بنانا ہے کہ جیسے کچھ طالبات اپنی ماہانہ فیس ادا نہیں کر سکتیں میں نے انہیں سکھایا کہ آپ پریپ اینڈ ون کلاس کے بچوں کو ٹیوشن دیں اور ان سے جو



Income ہوا آپ اس سے اپنی کالج کی فیس ادا کریں۔ تو اس طریقہ سے 7-8 طالبات نے اپنے پچھلے اور اس ماہ کی فیس خود سے ادا کی یعنی کہ انہوں نے ایک ذمہ داری لی اور وہ کامیاب ہوئیں۔“

فرحان اکرم (سلطانہ فاؤنڈیشن بوائزہ ہائی سکول)

”ہمیں اپنا شکایتی رویہ درست کرنا ہو گا ہمارے ہاں پر یکیکیل درک بہت کم ہے دوسرا ممالک کے لوگ اپنے بچوں کے رویوں پر بہت کام کرتے ہیں۔ ہمیں اعتدال میں رہ کر کام کرنا ہو گا۔ ہمیں خود کو بدلتا ہو گا۔ اپنے نصاب کو تبدیل کرنا ہو گا۔ اساتذہ کو رول ماؤں بننا ہو گا تب جا کے ہم کامیابی کے ساتھ اپنے پاکستان کو آگے بڑھا سکتے ہیں۔“

آغا عمر (سلطانہ فاؤنڈیشن بوائزہ ہائی سکول)

”میڈیا یا اینڈ سوچل میڈیا کو کنٹرول کیا جائے۔ کیونکہ میڈیا ہمارا منفی Image ہے اور دوسرا بے

روزگاری کو ختم کیا جائے۔ جیسے ہی کوئی نوکری کی سیٹ آتی ہے تو اس کے لیے لاکھوں لوگ نظر آتے ہیں اور سلیکشن صرف ان لوگوں کی ہوتی ہے جو سفارش کے ساتھ سلیکٹ ہوئے ہوتے ہیں۔“

ناظمہ شاہین (سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول)

”ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی سوچ کو ثابت رکھیں اور اپنے حاصل کردہ علم کو عمل میں لا کیں اور اپنے ہر کام کو احساس ذمہ داری کے ساتھ مکمل کریں۔ قانون کی پاسداری ہم پرفرض ہے اور شوٹل میڈیا کا کردار منفی اور ثابت دونوں میں سے ہمیں ثابت کو اپنانا چاہیے تب ہی کہیں جا کر ہم ترقی یافتہ اور کامیاب لوگوں کی فہرست میں شامل ہو سکتے ہیں۔“

مسٹکیلہ (سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول)

”ہمیں اپنے مقاصد کا تعین کرنا ہوگا اپنی ترجیحات Set کرنا ہوں گی کہ ہم پاکستان کو کس طرح اور کس منزل تک لے کر جا رہے ہیں ہمیں بہتر حکمت عملی اپنانا ہوگی تو ہم راستے کی دشواری کو دور کر کے اپنی منزل تک پہنچ جائیں گے۔ ہمیں اپنے طلباء کے ساتھ کونسلنگ کرنی چاہیے میٹرک لیوں پر ہی تاکہ وہ اپنے لیے بہتر فیلڈ کا انتخاب کر سکیں۔“

عمران حسین (PSIT)

”تعلیمی مسائل کی وجہ سے پاکستان دوسرے ممالک کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کرپشن صرف پیسوں کے لین دین میں ہی گڑ بڑ نہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے عوامل بھی کرپشن میں آتے ہیں۔ ہمارا نظام تعلیم ایک Base Standard پر ہونا چاہیے۔ جس سے تعلیم سطح میں بہتری آئے گی اور کامیابی کی قریب آئے گی۔“

ثمرہ زاہد (پرس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین)

”پاکستان کو آگے بڑھانے کے لیے ہمیں ایمانداری کو اپنانیادی اصول بنانا ہوگا کہ ہر شعبے سے مخلص ہو کر اپنے فرائض کی ادائیگی کرنا ہوگی۔ ہمیں اپنے ملک اور اس لوگوں اور جگہوں کو ثابت اور بہتر انداز میں پیش کرنا چاہئے۔“

ذکاء الرحمن (کالج آف کامرس)

”ہمیں اپنے دماغ کا استعمال کرنا چاہیے جب ہمیں آگے بڑھنا ہے تو ہمیں منفی چیزوں کو پیچھے چھوڑنا ہوگا اور ترقی کرنے

کے لیے ٹینکنالوجی کی فیلڈ میں ریسرچ کی عادت ڈالنی ہوگی۔ ہماری ٹریننگ ایسی ہونی چاہیے کہ ہم End users نہ بنیں۔“  
رضوانہ کوثر (سلطانہ فاؤنڈیشن گرلز ہائی سکول)

”ہمیں اپنے فرائض کی ادائیگی دیانتداری کے ساتھ کرنی چاہیے اور اپنے نظام تعلیم کو بہتر کرنا ہوگا۔ معاشی، معاشرتی اور ہر لیوں کا نظام ٹھیک ہو جائے گا تو ہمارا معیار اونچا ہو جائے گا۔ ہمیں اپنے امپورٹ ایکسپورٹ کے لیے اپنی پیداوار کو بڑھانا چاہیے۔“



سائزہ ضراب (پنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین)  
”میرا پوائنٹ آف دیو یہ ہے کہ ہمارا یوچہ کا ایک روں ہوتا ہے۔ ملک کی ترقی و سالمیت میں۔ سو ہمیں چاہیے کہ اپنے طالبعلموں کو ان کے مائنڈ سیٹ کے مطابق مضمایں کا انتخاب کرنے دیں تاکہ کوئی بہترین نتائج بھی ملیں۔“

نورین محمود (پنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین)  
”ہمارا انفراسٹرکچر اگر سیاسی طور پر ٹھیک ہوگا تو ہم ترقی کر سکتے ہیں ہمیں پریشگروپس کی زد سے نکلا

ہوگا کیونکہ ہمیں ان پریشگروپس کی وجہ سے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ان پریشگروپس میں لینڈ لا رڈ زسر فہرست ہیں جن کی وجہ سے ہمیں آگے بڑھنے میں مسائل درپیش ہیں۔“

تمہینہ افتخار (پنس سلمان کالج آف پروفیشنل ایجوکیشن)

”ہمیں اپنی زراعت کو پرموت کرنا چاہیے۔ زراعت میں اگر Invest کریں تو اچھی پراؤ کٹس آئیں گی اور دوسرا چیز Tourism پر ہمیں توجہ دینی چاہیے اور اچھی اچھی مصنوعات کی صنعتیں لگانی چاہیے تاکہ ملک ترقی کرے۔“

ثریوت ندیم (پنس سلمان کالج آف پروفیشنل ایجوکیشن)

”سب سے پہلے ہمیں ایک اچھا شہری بننا ہوگا ہمیں خود کو تعلیم یافتہ کرنا ہوگا اور عمل بھی کرنا ہوگا قانون کی بالادستی تسلیم کرنی ہو

گی اور امیر و غریب کے فرق کو مٹانا ہو گا اسی کمزوری کی وجہ سے ہم دوسرے ممالک سے پچھے ہیں اور بنیادی ضروریات زندگی کی فراہمی سب کے لیے برابر ہونی چاہیے۔“

### سمعیہ صادق (DoS' Admin Officer)

”تمام ادارے اپنی اپنی جگہ پر کام کر رہے ہیں لیکن کام کرنے والے ایک دوسرے کے ساتھ Cooperation نہیں کر رہے۔ کوئی بھی اپنی ذمہ داری ادا نہیں کر رہا۔ جیسے 14 اگست کو ہم نے حب الوطنی کے لیے جھنڈے لگائے تو 15 اگست کو وہ سب جھنڈے زمین پر نیچ پڑے ہوئے تھے اور ایک ٹریفک کا نشیبل ان کو اٹھا رہا تھا تو کیا یہ ہماری ذمہ داری نہیں کہ ہم سب اپنے اپنے فرض کو پہچانیں اور ادا کریں۔“

ریحانہ اکبر (نعم غنی سینٹر)

”آزادی ایک ذمہ داری بھی ہے اور ہم نے اس پہلو کو نظر انداز کر دیا ہوا ہے۔ کیا ہم میں وہ قابلیت نہیں ہے کہ ہم اپنے ہر طرح کے مسائل کا حل نکال سکیں۔ ہم دوسروں پر انحصار کرنا شروع کر دیتے ہیں دوسروں کی بنائی ہوئی چیزوں کو استعمال میں لاتے ہیں ہمیں اپنی طرز زندگی کو نقتوں نہیں اصلی بنانا ہو گا اور غلاموں کی طرح زندگی نہیں بس رکنی ہو گی۔“

### محترم سلمان تنسیم صاحب (ڈپٹی ڈائریکٹر IT & SI)

”ہم پاکستان کے حوالے سے باتیں کرتے ہیں لیکن عملی کام بہت کم کرتے ہیں۔ آپ سب کی رائے اور مثالیں مجھے بہت اچھی لگیں لیکن کوئی یہ جانتا ہے کہ وہ کیا کرسکتا ہے لوگوں کے لئے اُن کی زندگی کی سکول لاٹ کی شروعات سے آپ چھوٹی چھوٹی چیزوں کے پراجیکٹس بنائیں یا Action Plan ہے تو اس پر عمل درآمد کریں اگر آپ صرف باتیں کرتے رہیں گے تو کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔ بقول ڈاکٹر نعیم غنی Fly with IDEAS, and then plan best-way to Achieve them“

ڈاکٹر محمود الرحمن فیصل (مانیڈ سائنسسٹ)

”کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے ہم دوسروں کے مر ہون منت ہیں لیکن میں کہوں گا کہ جاپان کاریں بناتا ہے اور ہم چلاتے ہیں۔ ہم بادشاہ لوگ ہیں ورنہ کاریں ہم خود بھی بناسکتے ہیں۔ ہمیں اپنے مسائل کو بیان کرتے رہنا چاہئے نہ کہ خاموش ہو کے بیٹھے رہنا چاہئے۔ میری یہی اپیل ہے کہ اپنی ذمہ داری ادا کرتے رہیں تو انشاء اللہ پاکستان ضرور آگے بڑھے گا۔“

ڈاکٹر ثمینہ عزیز (کوارڈینیٹ آف سکولز)

”میں آپ سب کی رائے سے بہت متاثر ہوئی ہوں ہم اگر تعمیری دماغ سے خود کو آگے بڑھائیں گے تو وہ دن دور نہیں کہ جب ہم ترقی یافتہ ہوں گے۔ If we have a constructive mind, we can move Pakistan up and forward in the world

اور یہاں میں ایک اور بات کہنا چاہتی ہوں کہ ”تعلیم کی کمی کو تربیت کی کمی کو تعلیم کبھی پورا نہیں کر سکتی۔“

میڈم قصرہ سلطانہ (پرنسپل گرلز ہائی سکول)

”پاکستان ایک عظیم ملک ہے اور اس کے تمام فرد جاگ رہے ہیں اور وہ اپنے آپ کو باخبر رکھتے ہیں۔ جب 18 اکتوبر 2005ء میں کشمیر میں زلزلہ آیا تو وہاں نہ صرف پاکستانی لوگ تھے بلکہ ان کے ہمراہ بہت سے غیر ملکی بھی مدد کے لئے موجود تھے اور جس طرح سے ہمارے لوگوں نے زلزلہ زدگان کی مدد کی تو اس کو دیکھ کر غیر ملکی لوگوں نے کہا کہ پاکستانی ایک ایسی قوم ہے ان کو کسی کی ضرورت نہیں یہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں اور میں یہ کہوں گی کہ آج ہمیں اسی جذبے کی ضرورت ہے جس سے پاکستانی دوسروں سے اعلیٰ مقام پہ نظر آئے۔“

میڈم غزالہ سرور (پرنسپل پرنسپل ہائی سکول)

”ثبت، منفی ہر جگہ ہوتا ہے لیکن اگر پچھلے 74 سالوں کا جائزہ لیا جائے تو کیا ہم سب کو جو کچھ حاصل ہے وہ ہمارے بزرگوں کو میسر تھا، ہم ثابت کر رہے ہیں کہ ہم کامیابی کی طرف جا رہے ہیں اور ثبت رہیں اور ثبت سوچیں انشاء اللہ ہم اپنے ملک کو ترقی یافتہ ضرور دیکھیں گے۔“

# امید رائیسِ رز کلب

## ممبران کی تحریریں

**موضوع: ”پاکستان - آگے کیسے بڑھا جائے؟“**



”پاکستان آگے کیسے بڑھا جائے؟“

کہکشان علی (آفس اسٹنٹ کالج آف کامرس)

اس میں کوئی شک نہیں کہ اقوام و افراد کی ترقی کا انحصار علم و تعلیم پر ہے۔ ہمارے آبا اجداد اس ملک کو بے پناہ قربانیوں اور لازوال کوششوں سے حاصل کیا۔ پاکستان کو حاصل کرنے کی وجہ ایک ایسی مملکت حاصل کرنا ہے جہاں ایک ترقی یافتہ مسلمان قوم اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزار سکے۔ جس وقت آزادی حاصل کی گئی اس ملک کی معاشی حالت زبوں حالي کا شکار تھی۔ وسائل کی کمی کے باوجود بھی پاکستان سے مخلص لوگوں نے مل کر اس کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کی بھرپور کوشش کی۔

آزادی حاصل کرنے کے 7 سال بعد آج بھی پاکستان ترقی یافتہ ملکوں کی فہرست میں اپنا شمار نہیں کر سکا۔ اس کی وجوہات میں مخلاصہ لیڈر شپ کی کمی، وسائل کو موثر طریقے سے استعمال نہ کرنا، دور اندیشی کے تحت فیصلوں کا نہ کرنا، غربت اور آبادی کی بڑھتی شرح، بے روزگاری، غیر موثر خارجہ پالیسی، ملکی قرضے وغیرہ شامل ہیں۔ ان مسائل کو حل کئے بغیر ترقی حاصل کرنا ممکن نہیں۔



## ”پاکستان آگے کیسے بڑھا جائے؟“

نبیلہ ناز (لیکچر ارکامز کالج)

قیام پاکستان سے لے کر تا حال پاکستان ایک ترقی پذیر ملک رہا ہے۔ اس ملک کو معرض وجود میں آنے کے بعد بے شمار مشکلات کے ساتھ معاشی بحران کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ یہ ملک 1950ء کی دہائی میں شدید مالی خسارہ کا شکار تھا۔ تا ہم ان تمام تر مشکلات کے باوجود 1960 کی دہائی میں معاشی ترقی کے طور پر دنیا کے سامنے ظاہر ہوا۔

موجودہ معاشی صورتحال کا جائزہ لینے سے پتا چلتا ہے کہ تا حال اس ملک کی معاشی ترقی کی شرح فیصد بے روزگاری کی شرح فیصد سے کئی گناہ زیادہ ہے بے روزگاری کے خاتمے کے لئے اس ملک کو انھک کاوشوں کی ضرورت ہے۔ مہنگائی، غربت اور بے روزگاری کے سد باب کے لئے ہمارے ملک کو معاشی منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ پاکستان کو معاشی لحاظ سے ترقی دینے کے لئے حکومتی پالیسیاں بنانے کی ضرورت ہے۔ حکومت پاکستان کو چاہئے کہ لوگوں کو روزگار کے موقع فراہم کرے۔ بے روزگاری کا خاتمه ملک کی معاشی ترقی کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اس مد میں پاکستان میں چھوٹے پیانے کے کاروبار کو وسعت دی جائے۔ حکومت لوگوں کو مالی سہولیات فراہم کرے تاکہ زیادہ سے زیادہ چھوٹے پیانے کے کاروبار لگائے جائیں۔ اس سے نہ صرف فرد واحد کی آمدنی بڑھے گی بلکہ قومی آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔ دنیا کی تاریخ پر نظر دوڑا میں تو یہ بات واضح ہے کہ چھوٹے پیانے کے کاروبار سے کسی بھی ملک کو معاشی ترقی کے میدان میں آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔ پاکستان کے ہمسایہ ملک چین کی معاشی تاریخ ایک واضح مثال ہے۔ چین کیم اکتوبر 1949ء کو ظاہر ہونے کے باوجود معاشی لحاظ سے اس وقت دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے۔ ملک چین کی زیادہ تر آبادی گاؤں اور دیہات پر مشتمل تھی۔ جہاں لوگ اپنے وسائل کے مطابق ضروریات زندگی خود پوری کرتے تھے۔ حکومت نے چھوٹے پیانے کے کاروبار کو وسعت دی اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ چین معاشی طور پر مظبوط ہو کر دنیا کے نقشے پر ظاہر ہونے لگا۔ تا حال چین زراعت، صنعت اور ٹکنالوجی کے میدان میں پوری دنیا میں اپنی مثال آپ ہے۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ صوبہ پنجاب کی زمین

کاشتکاری کے لئے زرخیز ہے زرعی شعبہ میں ترقی کے لئے ضروری ہے کہ حکومت کسانوں کو آسان شرائط پر قرضے فراہم کرے تاکہ چھوٹے پیانے کے کاروبار کے ذریعے ملک کی فی کس پیداوار کو بڑھایا جاسکے۔ گندم، چینی، چاول، کپاس، اناج اور دیگر سبزیوں کی پیداوار سے ملک کی معیشت کو ترقی دی جاسکتی ہے کپاس کی زیادہ سے زیادہ پیداوار سے نہ صرف ملکی ضرورت پوری ہوگی بلکہ بآمدات میں بھی اضافہ ہوگا جس کے ذریعے ملک معاشی میدان میں آگے بڑھے گا۔ صنعت کاری میں بھی پاکستان اپنی مثال آپ ہے۔ سیالکوٹ میں بننے والا کھلیوں کا سامان پوری دنیا میں براہمکیا جاتا ہے۔ پاکستان کی عورتیں انتہائی محنتی اور ہنرمند ہیں ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار لگائے جائیں مردوخواتین کو اپنی صلاحیتیں دکھانے کا موقع دیا جائے۔ بہاولپور اور ملتان کی خواتین کشیدہ کاری میں مہارت میں رکھتی ہیں دور جدید میں پاکستانی عوام برانڈز اور مصنوعی زیباش کی روڑ میں لگی ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے ملک میں درجہ بندی کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ ان مشکلات کے خاتمے کے لئے ضروری ہے کہ گھریلو خواتین کی کاؤشوں کے ذریعے مناسب قیمتیوں پر ملبوسات تیار کئے جائیں۔ جس کے نتیجے میں ملک میں درجہ بندی بھی ختم ہو جائے گی اور ملک قومی و عالمی سطح پر ترقی بھی کرے گا۔ پاکستان کو معاشی بحران سے نکالنا صرف حکومت وقت کی ذمہ داری نہیں بلکہ بحثیت شہری ہمیں اپنے وسائل کے مطابق چھوٹے پیانے کے کاروبار شروع کرنے چاہئیں۔ پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے، یہاں روزگار کے وسائل آبادی کے تناسب سے ناکافی ہیں تو بجائے حکومت کو ذمہ دار ٹھہرانے کے ہمیں اپنے وسائل کے مطابق اپنا روزگار تلاش کرنا ہوگا۔ ملک کے تمام افراد مل کر ہی پاکستان کی معیشت کو ترقی دے سکتے ہیں۔



## ”پاکستان آگے کیسے بڑھا جائے؟“

عروسوہ ذوالفقار (تعلیمی کونسلر جسٹس یوسف صراف سنٹر)

اسلام کے نام پر حاصل کی گئی مملکت جس کی دنیا میں پہلے فی زمانہ مثال نہیں ملتی 14 اگست 1947ء کو معرض وجود میں آیا اور پہلے دن ہی سے مسائل نے اسے آن گھیرا۔ قیام کے فوراً بعد مہاجرین کے لئے پڑے قافلوں نے قائدِ اعظم جیسے مدبر اور اپنے جذبات پر قابو رکھنے والے لیڈر کو نجیبدہ کر دیا۔ پاکستان اور ہندوستان اکٹھے انگریزوں سے آزاد ہوئے۔ ہندوستان نے تو اپنے ملک سے جا گیرداری نظام سے نجات حاصل کر لی اور زراعت کے معاملے میں اپنی عوام کی بھلائی کے لئے ڈٹ گیا اور ہمارے ملک میں

جا گیردارانہ نظام نے اور قد مضبوط کر لئے۔ پاکستان میں 85% آبادی ابتداء میں دیہاتوں میں رہتی تھی مسلسل استحصال کا شکار ہوئے اور غربت جو پہلے ہی برطانوی ہند میں بہت تھی مزید اپنے پنج پھیلانا شروع کر دیئے ملک میں تعلیم کا او سط تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا۔ اس شعبہ پر قابل قدر توجہ ہی نہ دی گئی۔

☆ اسلام نے بہترین معاشری نظام دیا ہے تعلیم کی کمی دینی شعبے پر بھی اثر انداز ہوئی اور جس طبقہ کی یہ ذمہ داری تھی۔ اس نے قرآن و حدیث سے خاطرخواہ استفادہ کرنے کے بجائے دین کو مذہب میں تبدیل کر کے فرقوں میں تقسیم کر دیا۔ ملت اسلامیہ پاکستان میں باہمی محبت، اخوت، علم پیدا کرنے کے بجائے اپنے ذاتی مفادات کے لئے فرقہ واریت کو فروغ دیا اور مسلمانوں میں آپس میں نفرت انتہا پسندی، عدم برداشت سنگدی پیدا کر دی۔

☆ یہ سب بجا لیکن ان مسائل میں گھرے ملک کواب تو لوگ مسانکستان کہنے لگے ہیں۔ ان کا حل ارباب بست و کشاد اگرچا ہیں تو تلاش کریں۔

1۔ ملک میں نیا نظام زر تشکیل دیں ایک نئی قسم کے بچت بانڈز جاری کئے جائیں عوام کو بتایا جائے کہ ملک میں موجود بندوں سے ان بانڈز پر زیادہ سے زیادہ منافع ملے گا۔ نفع کے دیگر کرنی ذرائع جاری نہ رہیں۔ ہر دوڑ کے لئے ضروری ہو کہ اس نے بانڈز خرید رکھے ہوں۔

2۔ روپیہ کا ڈالر سے رشتہ منقطع کر کے سعودی روپیہ سے ملے ہے۔ اپنا نظام سعودی عرب کے روپیہ سے ملے ہے پر قائل کیا جائے۔

3۔ بھلی کے بحران کواب عذاب سے تشبیہ دی جائی ہے۔ اس کے خاتمے کے لئے ملک میں موجودہ وسائل کوئلہ، سورا نر جی نظام سے فائدہ اٹھایا جائے پہلے دریاؤں پر چھوٹے ڈیم بنائے جائیں۔ جب بڑے فوائد سامنے آنے لگیں تو عوام بڑے ڈیم بنانے پر خود زور دینے پر مجبور ہو جائیں گے۔

4۔ اسی طرح انڈسٹری لگے گی اور انڈسٹری کو درپیش مشکلات بھلی کی کمی، تیل، ایندھن اور بے روزگاری دور ہو گی۔

5۔ سرکاری ملازمتوں میں تنخوا ہیں زیادہ ہونی چاہئیں بعد عنوانی، کرپشن پر سخت سخت سزا دی جائے۔

- 6۔ عدالتی نظام کو خوب مضبوط بنایا جائے۔ اس میں کسی قسم کی مداخلت منوع ہونی چاہئے عدالتی فیصلوں پر حرف بحروف عمل کیا جائے۔
- 7۔ نظام تعلیم یکساں کیا جائے تعلیم کم از کم میٹر ک تک مفت ہونی چاہئے غریب کے بچوں کو بھی تعلیم حاصل کرنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔
- 8۔ ملک میں زیادہ سے زیادہ گھریلو انڈسٹری کو فروغ دیا جائے۔ تاکہ ہر ایک بندہ کام میں مصروف ہو جائے اور وہ پیسہ کما سکے۔
- 9۔ جب ملک میں زیادہ سے زیادہ سکول کھولے جائیں گے نظام تعلیم کو عام کیا جائے گا تو ہر بچہ علم کے زیور سے آ راستہ ہو سکے گا۔
- 10۔ جب تعلیم کے ذرائع میسر ہوں گے تو روشن پاکستان نظر آئے گا۔ آخر ہمارے پاس ایٹھی تو انائی بھی ہے جب اوپر درج شدہ 9 شقوں پر عمل ہو چکا ہو گا۔ تو پھر ایک مضبوط پاکستان نظر آئے گا پھر ایٹھی تو انائی کو ملکی ترقی کے لئے کام میں لا یا جائے تو یہ ملک جنت بن جائے گا۔ فردوس گم گشته کا حصول جو ایک خواب بن چکا ہے وہ حاصل ہو جائے گا۔
- ”میرا پاکستان آپ کا پاکستان اور سب کا پاکستان  
دنیا میں طاقت قوت انصاف اور سیاست کا مظہر ہو گا“



## ”پاکستان آگے کیسے بڑھا جائے“

طیبہ طارق (لیکچر ار ریاضی، پرس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین)

ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ جہاں وہ مقیم ہو وہاں ترقی کے موقع زیادہ سے زیادہ ہوں چاہے وہ گاؤں ہو، شہر ہو یا کوئی بھی خطہ ہو اس جگہ کی ترقی و خوشحالی وہاں پر رہنے والوں پر عائد ہوتی ہے۔ میری بھی بطور پاکستانی یہ خواہش ہے کہ پاکستان دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں شامل ہو۔ سوال یہ ہے کہ پاکستان کو آگے کیسے بڑھایا جائے۔ میرے خیال میں کسی بھی ملک کی ترقی کے لئے جو سب سے ضروری چیز ہوتی ہے وہ سب سے پہلے تعلیم، صحت، معیشت ہے۔ میں ان چیزوں کا یہاں چیدہ چیدہ ذکر کرنا چاہوں گی۔ پاکستان کی ترقی کے لئے سب سے ضروری اور اہم بات جو ہے وہ ہے ”تعلیم کا معیار“، بظاہر دیکھا جائے تو جگہ جگہ نجی اور غیر

نجی سکول جو تعلیم کے فروع کے لیے کوشش ہیں۔ اعلیٰ سے اعلیٰ کا الجزا اور یونیورسٹیاں ہیں لیکن پھر بھی ہمارا تعلیمی معیار بہتر نہیں ہو رہا۔ سب سے پہلی ایک ایسی حکمتِ عملی ہونی چاہیے جو پورے ملک کے تعلیمی نظام کو فروع دے سکے۔ اور پورے ملک کے لیے فائدہ مند ہو۔ جس کے لئے یکساں تعلیمی نظام کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ مگر اس پر عمل در آمد کرتے کرتے شاید پھر چند سال لگ جائیں اور ہمارا تعلیمی نظام جو کرونا وبا کی نظر تقریباً ہو چکا ہے۔ مزید تباہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے بعد میں بات کرنا چاہوں گی ”پاکستان کے صحت کے نظام کی“، اگر دیکھا جائے تو تقریباً ہر شہری ٹیکس ادا کر رہا ہے اور ان ٹیکسوں کی بدولت ہمارے ملک کے مختلف ادارے چلتے ہیں۔ اگر ہم بات کریں ہمارے ملک کے ہسپتاں والوں کے نظام کی جو نجی ہیں مگر وہ بھاری بھر کم رقم وصول کر کے مریضوں کو تمام تر سہولیات دیتے ہیں۔ اور ہر مریض زیادہ تر ہائی سوسائٹی سے تعلق رکھتے ہیں لیکن جو مریض تنخواہ دار ہوں۔ جن کے پاس محدود پیسے ہوں وہ ان مہنگے ترین ہسپتاں والوں میں نہیں جاسکتے اور ترجیح سرکاری ہسپتاں والوں کو دیتے ہیں۔ لیکن اگر ہم سرکاری ہسپتاں والوں کی بات کریں تو مریضوں کو بنیادی سہولیات تک میرنہیں ہمیں پاکستان کو آگے بڑھانا ہے تو صحت کے امور کو بہتر سے بہترین بنانا پڑے گا۔

اس کے بعد پاکستان کی معیشت کی بات کروں گی پاکستان کی ترقی کے لئے ہمیں صرف بڑی صنعتوں کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے بلکہ چھوٹی چھوٹی صنعت، گھر بیوں سطح پر زراعت کے نظام اور چھوٹی چھوٹی صنعتوں سے بھی ملک کو فائدہ ہو گا۔ کارگروں کی آمدن بڑھے گی۔ اور چھوٹی سطح پر جب خوشحالی آگے کی تو ملک ترقی کرے گا۔



## ”پاکستان آگے کیسے بڑھا جائے؟“

آمنہ مشتاق (یونیورسٹی پرنسپل، پرنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین)

کسی ملک کی ترقی اس میں بنے والے باشندوں پر منحصر ہوتی ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ اگر ایک ملک آبادی کے لحاظ سے مسلسل بڑھ رہا ہے تو ترقی میں رکاوٹ کی بنیادی وجوہات کیا ہو سکتی ہیں۔

پاکستان کی کل آبادی تقریباً 22 کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ مگر 1947ء سے لے کر اب تک حتیٰ کہ اکیسویں صدی میں بھی پاکستان ترقی کی منازل طنہیں کر پا رہا۔ آزادی کے فوراً بعد پاکستان کو بہت سے مسائل کا سامنا کرنا جس میں سب سے بڑا مسئلہ ”مہاجرین کی آبادکاری“ کا مسئلہ تھا۔ لیکن قائدِ اعظم نے قائدانہ صلاحیتوں کی بدولت اس مسئلے کو ایک سال کے اندر ہی قابو کر لیا تھا۔

مگر اب وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان دنیا میں ہونے والی ترقی کی رلیس میں مسلسل پچھے جا رہا ہے۔ اس کے پچھے بہت سی وجوہات ہیں۔ مثلاً غیر مستحکم سیاست، کرپشن، بدعنوی اگر ہم ان مسائل کے حل کے لئے کوئی مکمل لائچہ عمل ترتیب دیں تو بہت جلد ان مسائل پر قابو پاسکتے ہیں۔ اور پاکستان کو ترقی یافتہ ممالک کی فہرست میں شامل کر سکتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ اگر ہم پاکستان کو صحیح معنوں میں آگے بڑھانا چاہتے ہیں تو ہمیں تعلیمی میدان میں بہترین حکمتِ عملی اپنانی ہو گی کیونکہ تعلیم ہی ایک ایسا ہتھیار ہے جس کی بدولت ہم معاشرتی، سیاسی اور معاشی معاملات میں ہونے والے مسائل کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

---



## ”پاکستان آگے کیسے بڑھا جائے؟“

سائزہ ضراب (لیکچرر ہوم اکنامکس، پنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین)

معاشرے کے اندر علوم و فنون کی ترقی کے باوجود اخلاقی اقدار کا ختم ہونا ایک سوالیہ نشان ہے۔ جوں جوں ہمارے معاشرے میں علوم و فنون رانج ہوئے چلے جا رہے ہیں لوگوں کے اندر سے اخلاقیات ختم ہوتی جا رہی ہے۔ انسان دن بدن تباہی کا سفر طے کر رہا ہے۔ اور اس کو ترقی کا نام دے دیا ہے۔ ہمارے لئے یہ سوچنے کا مقام ہے کہ کیا اخلاقی طور پر گر جانا اور ظاہری علوم میں کمال حاصل کرنا۔ انسانی عظمت کا یہ راز ہے کہ آپ مذہب کے اعتبار سے دیکھیں تاریخ کے اعتبار سے یا کسی علم کے اعتبار سے دیکھیں۔ انسانی عظمت اور ترقی علوم میں کمال نہیں ہے بلکہ انسانی عظمت ایک بہترین انسان بننا ہے۔ جتنے بھی علوم و فنون ہیں ان کا مقصد یا تو انسان بننا ہے یا پھر انسانیت کی خدمت کرنا ہے۔ اگر ظاہرہ جائے اور روح ختم ہو جائے تو وہ چیز ویلوس (Value less) ہو جاتی ہے۔ لیکن کبھی اس ساری صورت حال میں ہم نے غور کیا ہے کہ اس وجہ کیا ہے اس کا سبب کیا ہے۔ اگر اسلام کی نگاہ سے خوبصورت بات دیکھیں تو اسلام سراپا امن اور اخلاقیات ہے لیکن کبھی آپ نے دیکھا اور سوچا ہے بطور پاکستانی شہری ہم اخلاقیات کے دائرے میں کس حد تک پورا اترتے ہیں۔ اگر ہم پاکستان کو صحیح معنوں میں آگے بڑھانا چاہتے ہیں تو ہمیں پوری کی پوری توجہ اپنے ملک میں رہنے والے باشندوں کے اخلاقیات کی بہتری پر ڈالنا ہو گی۔ کیونکہ اخلاق ایسی طاقت ہے جس سے انسان سماجی برائیوں مثلاً کرپشن، بدعنوی، جرائم سے دور رہ سکتا ہے۔ کیونکہ یہی سماجی برائیاں ملک کی ترقی میں رکاوٹ کا باعث ہیں۔



”پاکستان آگے کیسے بڑھا جائے؟“

ستارہ ظفر (ٹیچر پیشل چلڈرن سکول)

حصول پاکستان کے لئے کس قدر محنت اور جدوجہد کی گئی وہ ساری دنیا جانتی ہے۔ کیونکہ پاکستانی قوم اب آزادی کی نعمت سے سرفراز ہے۔ ہم دنیا میں ایک نئی مملکت قائم کرنے میں کامیاب و کامران ہوئے ہیں۔ اس مملکت کے قیام کے پہلے دن سے ہی مسائل نے ہمیں گھیر لیا تھا۔ یہ ملک ہمارے بزرگوں نے اپنی قیمتی جانوں کے نذر انے پیش کر کے حاصل کیا لہذا اب یہ ہمارا اولین قومی فریضہ ہے کہ ملک کوتربی کی راہ پر کھڑا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔

اقوام عالم میں خود کو ایک باعزت اور باوقار مقام پر لانے کے لئے ہمیں اپنے نظام میں تبدیلی لانی ہوگی۔ کوئلے سے بہت زیادہ بھلی پیدا کی جاسکتی ہے۔ لہذا سنده میں جگہ جگہ پلانٹ لگا کر بھلی پیدا کی جائے اس سے نہ صرف ہمارا بھلی کا بحران حل ہو جائے گا۔ ملک میں نیا نظام زرتشکیل دیا جائے۔ عدالتی نظام کو مضبوط بنانا ہوگا۔ تعلیم کم از کم میٹرک تک مفت ہو۔ انتخاب کے نظام کو بدلا جائے۔ اور ہر شخص کو ایکشن لڑنے کی اجازت دی جائے تاکہ جا گیرداروں، سرمایہ کاروں اور جابر طبقوں کے امیدواروں کی حوصلہ شکنی ہو سکے۔ اگر ہم مندرجہ بالا نظام میں تبدیلی لانے میں کامیاب ہو جائیں تو اس ملک کو جنت بنانے کا خواب پورا ہو جائے گا۔ پھر یہ میرا پاکستان، آپ کا پاکستان اور سب کا پاکستان دنیا میں انصاف، طاقت، قوت اور سیاست کا مظہر ہوگا۔ انشاء اللہ



”پاکستان آگے کیسے بڑھا جائے؟“

(ٹیچر رضوانہ کوثر، گرلنڈ ہائی سکول)

پاکستان اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت ہے جو ہمیں عطا کی گئی۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ملک کوتربی اور بہتری کی طرف لے کر چلیں۔

وطن کی ترقی اور بہتری کے لئے سب سے پہلی جو چیز ہے وہ وطن سے محبت ہونا ہے۔ کیونکہ ایک محبت وطن ہی اپنے ملک کی بہتری کے لئے کچھ کر سکتا ہے۔ جو لوگ وطن کی خاطر اپنی جان نثار کر دیتے ہیں وہ قوم کے محسن ہوتے ہیں، یہی عظیم محبت وطن ہیں، ان کا نام تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جاتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ اپنے مال و دولت اور علم و هنر سے اہل وطن کی خدمت کریں۔ تعمیر وطن میں بڑھ کر حصہ لیں۔ اپنے فرائض منصی میں کسی قسم کی غفلت اور کوتاہی نہ کریں۔ اپنے دائرہ عمل میں ملک و قوم کے لئے ہر وقت کوشش رہیں۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زرعی پیداوار کو زیادہ سے زیادہ بڑھائیں اور اپنی درآمدات کی بجائے برآمدات میں اضافہ کریں۔ آج کے بچے مستقبل کے نوجوان ہماری شان ہوں گے۔ آئینیں ان کو مسیحی بنائیں۔ یہ ہمارا مان ہوں گے۔ اور ہمارے وطن عزیز کی جان ہونگے۔ بے حسی اور بے بُسی کے رویے ترک کر دیں اور اپنی اپنی سطح پر اپنا فرض نبھائیں اسی طرح آگے بڑھا جائے گا۔ ہم سب کی ذمہ داری ہم سب کا مشن اپنی قدروں کا پاکستان پر وقار پاکستان، علامہ اقبال اور قائد اعظم کے خوابوں کا پاکستان دنیا میں امن کے پیامبر، پاکستان کی تعمیر شروع ہے اور انشاء اللہ سدا بہار پاکستان۔ شاد باد پاکستان تا قیامت زندہ آباد پاکستان

---



## ”پاکستان آگے کیسے بڑھا جائے“

محمد اختر (لیکچرر، پنس سلمان انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی)

جب ہم بات کرتے ہیں کہ پاکستان کو آگے کیسے بڑھایا جاسکتا ہے تو ہماری مراد ہوتی ہے کہ پاکستان کو ترقی کی راہ پر کیسے گامزن کیا جاسکتا ہے۔ کوئی بات کرنے سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ترقی سے کیا مراد ہے۔ پھر ہمیں سوچنا ہوگا کہ وہ کیا عوامل ہیں جو ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہیں اور ان کا تدارک کیسے کیا جاسکتا ہے۔

ترقی جو کہ چارھوٹ کا مجموعہ ہے ظاہری طور پر تو یہ ایک چھوٹا سا لفظ ہے لیکن معنوی اعتبار سے بہت وسعت رکھتا ہے۔ ترقی کسی ملک یا معاشرے کے وہ رویے اور موقع ہیں جن میں اس ملک کہ باشندوں کو اپنی معاشی، سماجی، اقتصادی، آزادی، انصاف، تحفظ، رواداری اور نرم ہبی اقدار کو خوب پروان چڑھنے کے کیساں موقع فراہم ہوتے ہیں۔ سب سے اہم معاشی قدر ہے جب تک کسی ملک یا معاشرے کے افراد کی معاشی حالت بہتر نہ ہوگی وہاں کے افراد کسی دوسرا سرگرمیوں جو ملک کی ترقی کی ضامن ہوگی ان میں اپنا کردار ادا نہیں کر سکیں گے۔ ایک بھوک کا مارا فرد اپنی دال روٹی کے چکر میں پھنسا ہو گا وہ کسی اور طرف سوچ ہی نہ سکے گا۔ اس نے ملکی ترقی میں کیا کردار ادا کرنا ہے۔ اگر ہم میں الاقوامی سطح پر ملکوں کا موازنہ کریں تو ہم بخوبی جان سکتے ہیں کہ معاشی طور پر کمزور ممالک کی کیا حیثیت ہے۔ ہمارے سامنے مثال موجود ہے کہ بھارت نے اپنے ملک میں قانون سازی کے ذریعے کشمیر کی حیثیت اور خود

ارادیت کو کیا نقصان پہنچایا ہے۔ پاکستان نے بین الاقوامی ہر فورم پر اس مسئلہ کو اجاتگر کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن نقارخانے میں طوطی کی آواز کسی طاقت ور ملک نے کان نہ دھرے حتیٰ کہ وہ اسلامی برادر ممالک جو ہر مسئلے پر ساتھ کھڑے ہوتے تھے انہوں نے بھی خاموش تماشائی کا کردار ادا کیا۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی اتنی کمزور نہ تھی وجہ صرف ہماری معاشی حالت ہے جب ہم اپنے ملک کی سانسیں بھی دوسرے ممالک سے مستعار لے کر گزارہ کر رہے ہوں تو ہماری بات پر کون دھیان دے گا۔ ہماری معاشی طور مضبوط ممالک کے سامنے کیا حیثیت ہوگی۔ ہمیں اپنی معيشت کو بہتر بنانے کے لئے ٹھوس بنیادوں پر پالیسی بنانا ہوگی اقتصادی سرگرمیوں کو پروان چڑھانا ہوگا۔ جاپان، چین کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ دوسری اہم بات انصاف کی فراہمی ہے جب تک ہم اپنی عدالتوں کو آزادانہ قانون اور آئین کے مطابق کام نہیں کرنے دیں گے انصاف کا خون ہوتا رہے گا۔ جس سے معاشرے میں بداعتمادی پھیلے گی عوام مایوس ہونگے اور ملکی ترقی میں ان کی دلچسپی ختم ہو جائے گی۔ جب تک لوگوں میں احساس تحفظ پیدا نہیں ہوگا ملکی ترقی کا خواب مغض خواب ہی رہے گا کبھی شرمندہ تعمیر نہ ہوگا۔

تیسرا اہم بات تعلیم ہے۔ تعلیم کا اور معاشی حالت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جب تک عام لوگوں کے معاشی حالات بہتر نہیں ہونگے عام آدمی اپنے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آرائتہ نہیں کر سکے گا حکومت وقت کو ”تعلیم ہر آدمی کی پہنچ میں“ کی پالیسی بنانا چاہیے تعلیمی اخراجات کو کم کر کے یکساں تعلیم نصاب رائج کرے یونیورسٹی کی تعلیم ہر آدمی کی پہنچ میں ہوتا کہ لوگ اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں۔ اور ملکی ترقی میں بھرپور کردار ادا کر سکیں۔ اگر جاہل ان پڑھ لوگوں کا ہجوم بن جائے تو ملک کیسے آگے بڑھ سکے گا۔ غیر یکساں نصاب تعلیم اور اخراجات کا ناقابل برداشت بوجھ نوجوانوں میں مایوسی پیدا کر رہا ہے۔ اور اقتصادی سرگرمیاں نہ ہونے سے نوجوان ڈگریاں اٹھائے پھر رہے ہیں ہمارا آج کا نوجوان مایوس ہے اس طرح ہم نے ایک خاصی بڑی تعداد کو ملکی ترقی سے دور رکھ دیا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ آزاد ملک آزاد معاشرہ ہی ترقی کرتا ہے ملکوں ترقی نہیں کر سکتا۔ کہنے کو تو ہمارے ملک نے آزادی حاصل کر لی ہے دراصل ہمیں کہنا چاہیے کہ ہمارے ملک نے انگریزوں کی غلامی سے چھٹکارا حاصل کیا ہے۔ آزاد ملک کی حکومت اپنی پالیسی سازی میں آزاد ہوتی ہے لیکن افسوس کہ ہمارے ملک میں ایسا نہیں ہے ادارے اپنی آئینی حدود و قیود کو بھول کر باوشاہ بن گئے ہیں اور ملکی حکومت کو بھی اپنے فیصلے آزادانہ نہیں کرنے دیئے جا رہے جب تک بے جا خل اندازی بند نہیں ہوگی ملکی ترقی کا فلسفہ طوطا مینا کی کہانیوں اور طفیل تسلیوں کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔



## پاکستان کو کیسے ترقی کی راہ پر گامزن کیا جائے؟ (محمد پرويز جگوال، ریسرچ سکالر NGC)

اممال ہم وطن عزیز پاکستان کا 75 واں یوم آزادی منار ہے ہیں۔ ہمیں ماضی میں جھانک کر اپنا احتساب کرنے کی ضرورت ہے کہ اس وقت ہم کہاں کھڑے ہیں۔ کیا ہم نے وہ منزل حاصل کر لی ہے جس کا تعین باباۓ قوم نے کیا تھا؟ کیا یہ وہ منزل ہے جس کے لئے قائدِ اعظم نے راہ دکھائی تھی؟

ہمیں یقیناً جوابِ نفی میں ملتا ہے۔ یہ وہ منزل نہیں جس کا تعین قائدِ قوم نے کیا تھا۔ تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کمی کہاں پر رہ گئی؟ ہم اپنی منزل کیوں حاصل نہ کر سکے؟

جواب پر غور کریں تو:

- 1- مفاد پرستی کی سیاست
- 2- کرسی اقتدار کی لڑائی
- 3- جاگیر دارانہ جکڑ
- 4- ترقیاتی پالیسیوں کا عدم تسلسل
- 5- کرپش، رشوٹ، سفارش کا کلچر
- 6- انصاف کی عدم فراہمی
- 7- دولت کا ارتکاز

کے علاوہ میرے خیال میں سب سے اہم نکتہ نظام تعلیم میں کوتا ہی ہے۔ دنیا کے جن ممالک نے ترقی کی ان کی تاریخ بتاتی ہے کہ وہ صرف تعلیمی نظام میں انقلاب ہی کی بدولت عروج حاصل کر پائے۔ لیکن ہمارے ہاں جن کے ہاتھوں میں نظام تعلیم کو درست کرنا تھا خود ان کی اولادیں یہ وہن ممالک سے تعلیم حاصل کر کے یہاں حکومت کرتی رہیں، اسلئے انھوں نے یہاں کے نظام تعلیم کو بہتر شکل دینا مناسب نہ سمجھا۔ نظام امتحان نمبروں کی دوڑ پر ترتیب دیا گیا، اداروں میں تحقیق ناپید ہو گئی۔ تربیت یافتہ اساتذہ کے بجائے سیاسی مفادات کے تحت تقریباً عام روایت بن چکی ہے۔ دنیا میں تعلیمی ادارے نئی ایجادات کرتے ہیں لیکن ہمارے ہاں نہ تو تعلیمی اداروں کو ایسی تحقیقی سہولیات حاصل ہیں نہ ہی ان کا نظام تعلیم اس راہ پر ہے کہ ان سے قومی ترقی ممکن ہو سکے۔ ہمارا ملک ترقی کی راہ پر تب گامزن ہو سکتا ہے جب ہم مندرجہ بالا کمبوں اور کجوں کو دور کریں گے۔ جب تک ہمیں مخلص قیادت کا ساتھ میسر نہیں ہوگا تب تک یہ کمیاں دور کرنے کی سعی کوئی نہیں کرے گا۔

آئیے مل کر وطن عزیز پاکستان کی ترقی کے لئے جدوجہد کریں۔ پاکستان زندہ باد



”پاکستان - آگے کیسا بڑھا جائے“

قیصریاض (ریسرچ آفیسر NGC)

قیام پاکستان اور نظریہ آزادی:

پاکستان ایک دائم حقیقت کا نام ہے اس کا قیام کوئی یقانی نہیں بلکہ اس ملک کا قیام ایک طویل ولازوال لگن، جتنو، ارادے اور جذبے کا تصدق ہے۔ یہ ملک کیسے حاصل کیا گیا اسکی ایک سالم تاریخ و حقیقت ہے اور جس کا علم ہونا اس ملک کے ہر ساکن کے لیے ضروری ہے کیونکہ جو اپنی تاریخ کو فراموش کرتے ہیں عالم ہستی میں ان کا مستقبل دوام نہیں نابودیت ہے۔ اس سے پیشتر کے آگے کیسا بڑھا جائے کے موضوع پر بات کی جائے یہ ضروری ہے کہ آزادی کے نظریہ کو واضح کیا جائے۔ ہم آزاد ہیں، ہم بہت فخر سے یہ بات کرتے ہیں۔ لیکن کیا ہم نے آزاد ہونے کا حق بھی ادا کیا ہے؟ ہمیں آزادی کے مفہوم کو سمجھنا ہو گا۔ آزادی ذمہ داری کا نام ہے، وفاداری کا نام ہے۔ خودداری کا نام ہے۔ یہ سرشاری ہے، پاسداری ہے۔ یہ ملک و ملت کی تعمیر میں اخلاص و اخلاق کی آبیاری کا نام ہے۔ یہ محنت کا، ہمت کا، عظمت کا نشان ہے۔ آزادی تفکر کا، تدبر کا، تشکر کا حصول ہے۔ آزادی اقدار کا، افکار کا، اظہار کا شمول ہے۔ یہ احرار کے عزم جزم کا وصول ہے۔ غرض یہ کہ آزادی ایک نظریہ کا نام ہے ایک شناخت کا نام ہے۔ یہ یاد رکھیں کہ آزادی کی کوئی نہ کوئی قیمت ہوتی ہے اور وہی اپنی آزادی کو برقرار رکھ سکتے ہیں جو اس قیمت کا ادراک رکھتے ہیں اور اسے ادا کرتے ہیں۔

آج کا پاکستان:

آج کے پاکستان کی اگربات کی جائے تو ہمیں یقیناً مسائل کا انبار تو نظر آتا ہے۔ ہمارے مسائل کیا ہیں، کس نوعیت کے ہیں یہ تقریباً سبھی لوگ جانتے ہیں۔ لہذا ان کا ذکر یا نشاندہی یہاں مقصود نہیں بلکہ مطیع نظر ان کا حل ہے۔ کچھ باتوں کا ذکر البتہ مطلوب عنوان ہے لہذا اصلاح کی نیت سے ان کا بیان کیا جاتا ہے۔ ہمارا میہے یہ ہے کہ ہم نشاندہی میں ماہر ہیں لیکن آگئی میں نہیں۔ ہم تقید کے عامل ہیں لیکن تحریم سے غافل ہیں۔ تخلیق کی بجائے تخلیف میں زیادہ دچپسی رکھتے ہیں۔ انبات و نصفت کی جگہ رغبت بطالت ہمارے اندر سراحت کر چکی ہے۔ ذاتی تنظیم کی جگہ ذاتی تتعصیم نے لے لی ہے۔ ان سب کی بڑی وجہ ہمارا بے لگام ہوتا سماجی اور اخلاقی ماحول ہے۔ ہم اپنے بچوں کو اقدار و افکار کی ترویج کرنے سے کاہل و غافل ہیں۔ نتیجہ میں ادب و روایت سے باغی و خالی نسل ہمارے سامنے

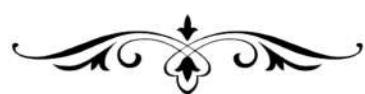
ہے کہ نصائح و اصلاح کو یہ جارح امر سمجھتے ہیں اور ایسی کسی بات پر فوراً Offend ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً اس نسل میں مقبول سو شل میڈیا کی بات کی جائے تو وہاں تحقیر و تشویر کی ایسی فضاقاً قائم نظر آتی ہے کہ انسانیت شرمندہ ہے۔ ایسی صورت حال میں تعمیر کیونکر ممکن ہو گی بلکہ تحقیر ہی مقدر ہو گی۔

ابھی وقت ہے

حالات جتنے بھی ابتر ہوں لیکن یہ نقطہ آخر نہیں نقطہ ظاہر ہے۔ یہ انتباہ ہے کہ ہماری سمت درست نہیں۔ ہمیں اپنی درست سمت کا تعین کرنا ہو گا۔ مسائل ہر معاشرے کا حصہ ہوتے ہیں۔ لیکن اقوام وہ بنتی ہیں جو اپنے مسائل خود حل کرنے کا ہنر رکھتی ہیں ناکہ اغیار کی امداد کا آسرا۔ لیکن ہمارے یہاں نظام الٹ ہے، عوام سے لے کر حکمران تک پیشہ کے ساتھ غربی امداد کی طلب کرتے نظر آتے ہیں گویا ہاتھ پھیلانا معمولی بات ہو گئی ہے۔ ملک کی خوداری، عزت و وقار کو امداد کی بھیک کے عوض بچ دیا گیا ہے۔ کتنے فخر سے حکومتی نمائندگان امداد و صول کرتے ہوئے تصاویر بناتے ہیں حالانکہ یہ محل شرمساری ہے۔ یہ فخر نہیں فکر کا مقام ہے۔ یہ تو ہماری سماجی تصوری کشی ہے اب بات کرتے ہیں کہ تعمیر یعنی آگے کیسے بڑھنا ممکن ہے؟

ملکی تعمیر:

حقیقت یہ ہے کہ ملک کی تعمیر کسی ایک طبقہ یا گروہ کی ذمہ داری نہیں ہوتی بلکہ یہ تعمیر تمام افراد کے شعور، ہنر اور عمل کا محصول ہوتی ہے۔ لہذا اگر آگے بڑھنا ہے تو سب سے قبل ملکی تعمیر کی جہات کا تعین اور اخلاق کے ساتھ اسکے لیے ہر شخص کو محنت کرنا ہو گی۔ اسی صورت میں ہم اپنی بقا کے ضامن بن سکتے ہیں۔ ہمیں اپنی آنے والی نسل میں رسکی نہیں بلکہ حقیقی دینی، اخلاقی، اقداری و علمی سرمایہ کاری کرنی ہو گی۔ اسی طرح وطن کی لاغ ہماری اثاث ہے اور یہ ایک تحریکی قوت کی مانند ہوتی ہے جو آگے بڑھنے کا جذبہ دیتی ہے۔ یہ محبت وہ نامیہ ہے جو ہمیں اپنی سرز میں سے جوڑے بھی رکھتی ہے اور تعمیر میں کلیدی ہے۔ لہذا یہ بنیاد ہے کہ جس کے دل میں وطن سے محبت اور اس کی حرمت اور اس کی حفاظت داخل نہیں اور وہ اپنی بقا کا خواہش مند ہے تو وہ سخت غافل و جاہل ہے۔ ایک طرف تو عوامی ذمہ داری ہے اور دوسری طرف حکمرانوں کو سوچنا چاہیے کہ یہ ملک ہمیں فقط ملوکانہ طرز زندگی کے لیے نصیب نہیں ہوا بلکہ اس کا قیام ایک پیمان، پہچان، عمل چیز کا نتیجہ تھا اور اسی کو لے کر ہمیں آگے بڑھنا ہے۔





## ”پاکستان۔ آگے کیسے بڑھا جائے؟“

ریحانہ اکبر (NGC)

ہم بحثیت خود مختار قوم 74، سال کے بعد بھی اپنے متعدد مسائل کا تسلی بخش حل ڈھونڈنے میں ناکام نظر آتے ہیں۔ یہ آزادی ایک بہت بڑی نعمت ہے لیکن اس کے ساتھ ہی بہت بڑی ذمہ داری بھی ہے لیکن بد قسمتی سے ہم نے اس دوسرے پہلو کو نظر انداز کر دیا ہے جس طرح دنیا کی دوسری آزادوں میں اپنے مسائل کے حل ڈھونڈنے کے لئے مناسب طریقہ کا استعمال کرتی ہیں ہم اُس میں بھی ناکام نظر آتے ہیں۔

اس وقت ہمارا معاشرہ انتظامی، معاشی عدم استحکام، صحیتی، مذہبی، ثقافتی، تعلیم اور تحقیق کے شعبے سمیت بہت سے مسائل کا شکار ہے۔ یہ صورت حال ایک گمیہر المیہ کا پیش خیمه ہے۔ باہمی کشمکش، حصولِ مفاد کے لیے مسابقت، تنازعات کے حل کے لیے تشدد کا استعمال، انفرادی اور اجتماعی سطح پر نا انصافیاں ہر معاشرے کو حالتِ تناوہ میں رکھتی ہیں اور معاشرے میں انتشار کی بنیادی وجہ بنتی ہیں۔ اس وقت معاشرتی ڈھانچے کی سمت کی درستگی ایک ناگزیر ضرورت ہے۔

کیا یہ ممکن ہے کہ مثالی معاشرے کے خوابوں کی تعبیر تک پہنچنے کے لیے معاشرے میں بڑی بڑی نا انصافیوں کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے، یقیناً ہم نے ان تمام گمیہر مسائل سے نکلا ہو گا جو وطن عزیز کی تعمیر میں بڑی رکاوٹ ہیں۔ کسی بھی قوم اور ملک کی تعمیر ہر سطح پر اور ہر فرد کے ذمہ داریاں لینے سے ہوتی ہے۔ عصرِ حاضر کے چیلنجز سے نہیں کے لیے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر کوئی اپنے حصے کا روں ادا کر کے معاشرے میں امن اور خوشحالی لانے کے لیے اپنا عملی کردار ادا کرے۔

اگر ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر، سماجی اور سیاسی طور پر یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان ایک ترقی یافتہ ملک بنے اور آگے بڑھے تو سب سے پہلے:

- ہمیں اپنی اقدار کو واضح رکھنا ہو گا تاکہ ہم صحیح سمت کی جانب رخ کرسکیں۔ ہمیں اپنے طرزِ زندگی کو نقلى نہیں بلکہ عقلی اور منطقی بنانا ہو گا۔

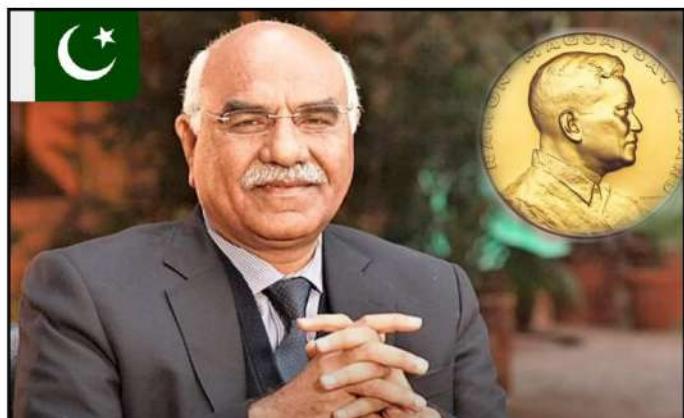
- ہمیں سوچنا ہو گا کہ کیا ایک پر امن معاشرے کے فروغ کے لیے ہم اپنی ذمہ داریاں پوری کر رہے ہیں یا غلاموں کی طرح

- دوسروں کی تقلید میں قناعت کر رہے ہیں۔
- ہمیں معاشرے میں علم، عقل اور فکر کو مناسب اہمیت دینی ہو گی کیونکہ ثابت را ہیں علم، غور و فکر، محنت اور عقل کی روشنی سے ہی بن سکتی ہیں۔ یہ را ہیں وقت کے صحیح استعمال سے مل سکتی ہیں جو اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ ہمیں امیر و غریب کے فرق کو توجہ اور تنہی ہی کے ساتھ کم کرنا ہو گا۔
- ہمیں تعلیمی نظام کی مقدار اور معیار کا تنقیدی نگاہ سے جائزہ لینا ہو گا اور تعلیم کے ذریعے فکری، مہارتی اور تخلیقی قوت کو اُجاگر کرنا ہو گا۔
- ہمیں ایسے قوانین بنانے ہوں گے جن سے تمام شہریوں کو برابر کے حقوق حاصل ہوں۔
- ہمیں اپنی شناخت اپنی ثقافتی روایات سے جوڑنی ہو گی۔
- پیداواری صلاحیتوں کی افزائش، بشری قوتوں کی تربیت کا بندوبست کرنا ہو گا، کیونکہ معاشرتی اور معاشرتی ترقی کی بنیاد ہمیشہ باکردار، تخلیق کارا و تنظیم کارافراد بنتے ہیں۔
- ماحولیاتی التزامات پورے کرنے ہوں گے۔
- نئی نسل کی تربیتی صلاحیتی نشوونما کا اہتمام اور سوشل سیکورٹی کے نفاذ کو یقینی بنانا ہو گا۔
- عدالتی نظام کو سماجی تنازعات کو حل کرنے میں کارگر ہونا ہو گا۔
- میڈیا کو معاشرے میں اپنا تغیری کردار ادا کرنا ہو گا تاکہ یہ سماجی استحکام پیدا کرنے میں معاون ہو۔
- معیارِ تعلیم معاشرتی اور عصری ضروریات سے ہم آہنگ کرنا ہو گا ہو۔ اور تعلیم تک یکساں رسائی ممکن بنانی ہو گی۔
- ہر انسان کی مناسب ترین نشوونما کے لیے سہولیات یکساں میسر ہوں گی تاکہ معاشرے میں باہمی اعتماد ہو اور دوسروں کا استھصال نہ ہو۔
- ہم دنیا کی ایک آزاد قوم ہیں۔ ہمیں دنیا کی آزاد قوموں کی مانند اپنے مسائل کو حل کرنا ہو گا۔ ہمیں اپنے اندر اتحاد و اتفاق کا شاندار مظاہرہ کرنا پڑے گا۔ جب ہم سب ایک ہو جائیں گے تو دنیا کی کوئی بھی طاقت ہمارے اندر وہی معاملات میں مداخلت کی جرات نہیں کر سکے گی۔

# ڈاکٹر امجد ثاقب کو ایشیائی نوبل پرائز ریمون میگ سائے سائے سے نواز� گیا!

2 ستمبر 2021، ہیلی فیکس (زادہ انور مرزا)

ایشیائی نوبل پرائز ریمون میگ سائے سائے ایوارڈ پاکستان کے نام رہا۔ سال 2021 میں یہ برا عظیم ایشیا کا سب سے بڑا ایوارڈ پاکستان کی معروف سماجی شخصیت اخوت فاؤنڈیشن کے بانی ڈاکٹر امجد ثاقب کو پیش کیا گیا، ہر سال یہ اعزاز معاشرے سے غربت کے خاتمے اور ترقی کے لئے غیر معمولی کردار ادا کرنے والی شخصیات کو پیش کیا جاتا ہے۔ دنیا میں قرضِ حسنة کا سب سے بڑا اخوت مائیکرو فناں پروگرام کا آغاز 2001 میں ہوا، اب تک 150 ارب روپے کے بلا سود قرضوں کی تقسیم ہو چکی ہے۔ ان قرضوں سے مستفید افراد کی تعداد ڈھائی کروڑ (ہر گھر میں پانچ افراد) ہے۔ قرضوں کی شرح ریکورڈ 99 فیصد ہے۔ ملک کے سارے صوبوں بشمول گلگت بلتستان، آزاد کشمیر اور فاٹا کے 400 شہروں میں قرضوں کی تقسیم، ملک بھر میں



**Akhuwat founder Dr Amjad Saqib Gets 'Ramon Magsaysay Award' Popularly known as Asia's Nobel Prize for Interest Free Lending Model**

سب سے کم انتظامی اخراجات، 4 ہزار سے زائد ملاز میں، 800 سے زائد فاتر اور 400 شہروں میں مکمل دیانت اور محنت سے یہ فرض انجام دیتے ہیں۔ وفاقی حکومت کے علاوہ ہر صوبائی حکومت، حکومت گلگت بلتستان، آزاد کشمیر کے ساتھ تعاون اور باہمی منصوبے، اخوت کے مختلف شہروں میں 4 کالجز قائم ہیں، جس میں ایک ہزار سے زائد طلباء زیر تعلیم ہیں۔ اب تک 600 سے زائد طالب علم اخوت کالج یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر امجد ثاقب نے ایوارڈ قوم کے نام کر دیا۔ انہوں نے میڈیا سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ایوارڈ کی نامزدگی میرے لیے اعزاز ہے، یہ ایوارڈ پاکستان کے ہر فرد کے سینے پر آؤزیں ہے، ریمون میگ سائے سائے ایوارڈ میرا نہیں، پاکستانی عوام کا ہے، ایوارڈ ملک اور عوام کے لیے ایک تحفہ ہے، سود سے بڑی لعنت اور کوئی نہیں، ہم سب نے مل کر ملکی ترقی میں کردار ادا کرنا ہے، پاکستان کی بین الاقوامی سطح پر پذیرائی ہوئی، وہ وقت دور نہیں جب ملک میں غربت ایک داستان بن جائے گی، ہمیں معاشرے سے سود کا خاتمہ کرنا ہے۔

# فاؤنڈیشن رائڈ اپ

مختلف شعبہ جات میں ہونے والی نصابی و غیر نصابی سرگرمیوں کا مختصر احوال  
(فوکل پرسنzel کی طرف سے بھجوائی گئی تصویروں برمنی)

رپورٹ: محمد پرویز جگوال



11 اگست 2021ء۔ چیئر مین سلطانہ فاؤنڈیشن انجینئر عزیز غنی کی صدارت میں ماہانہ بورڈ میٹنگ



ڈائریکٹر سلطانہ فاؤنڈیشن انفارمیشن ٹیکنالوجی اینڈ سکولز انسٹیوٹ، مسٹر سلمان تسمیم غنی نے نعیم غنی سنٹر کے سٹاف کے لئے ایک تربیتی ورکشاپ بعنوان "منچنٹ ڈیولپمنٹ پروگرام" مورخہ 26 اگست 2021 کو منعقد کی۔ عملی سرگرمیوں پر مشتمل اس تربیتی ورکشاپ میں شرکاء نے بہت دلچسپی لی۔



25 اگست 2021 کو آرڈینیٹر ڈائریکٹور یہ آف سکولز سلطانہ فاؤنڈیشن، محترمہ ڈاکٹر شمیمہ عزیز غنی نے سلطانہ فاؤنڈیشن بواتر ہائی سکول کا دورہ کیا جہاں انھوں نے تعلیمی سرگرمیوں کا جائزی لینے کے ساتھ ساتھ سٹاف سے بھی ملاقات کی اور ان سے بچوں کی دوران لاک ڈاؤن تعلیمی سرگرمیوں پر تبادلہ خیال کیا۔



سلطانہ فاؤنڈیشن بواتر ہائی سکول میں مختلف کلاسز کے طلبہ کے درمیان آرٹ اینڈ ڈرائیگ ورک مقابلہ منعقد کیا گیا۔ مقابلہ میں طلبہ نے بہت دلچسپی دکھائی اور بہت محنت سے اپنا اپنا مقابلہ ورک مکمل کیا۔ ایکنگ پرنسپل ادارہ، وسیم ارشاد نے کہا کہ اس طرح کی سرگرمیاں بچوں کی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت ضروری ہیں، اسلئے ادارہ وقتاً فوقتاً یہ سرگرمیاں منعقد کرتا رہتا ہے۔



## سلطانہ فاؤنڈیشن، گرلز ہائی سکول



16 اگست 2021 کو چیئر مین سلطانہ فاؤنڈیشن، انجینئر عزیز غنی کی ڈائریکٹوریٹ آف سکولز سلطانہ فاؤنڈیشن کے سربراہان اور کلاس کو آرڈینیٹریز کے ساتھ میٹنگ، سینیٹریال نیم غنی سنٹر میں ہوئی جس میں ڈائریکٹوریٹ کی کوآرڈینیٹریٹ اکٹر نمایہ عزیز نے بھی شرکت کی۔ میٹنگ میں تمام ادارہ جات میں جاری تعلیمی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ تعلیمی عمل میں بہتری کے لئے مختلف تجویز پر غور بھی کیا گیا۔



سلطانہ فاؤنڈیشن کی طرف سے قائم بے سکول بچوں کے ادارہ، جسٹس یوسف صراف سنٹر کے طلبہ کے لئے پنس سلمان انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کی طرف سے سکل ڈیوپمنٹ پروگرام کا انعقاد۔ پروگرام میں بچے مختلف عملی سکلز سیکھ رہے ہیں۔



سلطانہ فاؤنڈیشن، پیشل چلڈرن سکول

سلطانہ فاؤنڈیشن، پرائمری سکول



وطن عزیز پاکستان کو خوش رنگ بنانے کے لئے سلطانہ فاؤنڈیشن اپنا کردار ادا کرنے میں مصروف۔ سلطانہ فاؤنڈیشن بوانہ زبانی سکول کے بچوں اور اساتذہ نے گرین پاکستان مہم کے تحت یوم آزادی کے موقع پر ارگرڈ کے علاقہ میں 300 سے زائد پودے لگائے۔



نعم غنی سنٹر میں سلطانہ فاؤنڈیشن کے سٹاف کو ضلعی انتظامیہ کے تعاون سے کوڈ ڈیکسین کی دوسری ڈوز لگائی جا رہی ہے



ایک فکری نشست، بعنوان "کمپنیکشن سکل" نعیم غنی سنٹر، سلطانہ فاؤنڈیشن میں منعقد کی گئی، پروگرام کی شرکاء نعیم غنی سنٹر کا شاف تھا۔ متعلقہ موضوع پر تمام شرکائی نے سیر查صل بحث کی اور موضوع کے مختلف پہلو پر بات کی گئی۔



"زندگی میں خود اعتمادی کی اہمیت" کے موضوع پر نعیم غنی سنٹر سلطانہ فاؤنڈیشن میں Interactive سیشن کا انعقاد مورخہ 30 اگست 2021 کو کیا گیا۔



مورخہ 27 اگست، 2021 کو نعیم غنی سنٹر سلطانہ فاؤنڈیشن میں "تعمیر شخصیت" کے موضوع پر فکری نشست کا انعقاد

# سکیٹس پہن کر دہشت گردی کے خلاف لڑنے والی بہادر خواتین

تحریر: Saiyna Bashir, Zia-ur-Rehman and Mike Lves  
 (The New York Times International Edition-Thursday)  
 June 24, 2021

اخذ و ترجمہ: ملک ندیم احمد لطیف، سلطانہ فاؤنڈیشن

سیدہ ایمن نے سکینگ کرتے ہوئے شوت کرنا (گولی چلانا) سیکھ لیا۔ وہ پاکستان میں انسداد دہشت گردی یونٹ میں شامل ایک افسر ہیں۔ انسداد دہشت گردی کا یہ 20 رکنی یونٹ ان لائے سکیٹس (پہیوں والے جوتوں) پر کمیونٹی پولیسگ کا کام انجام دیتا ہے۔ اس یونٹ میں مرد اور خواتین افسروں کی تعداد برابر ہے۔ کم سے کم پندرہ کروڑ آبادی والے اس شہر (کراچی) میں یہ دونوں

چیزیں نادر الوجود ہیں، جہاں سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور تقریباً ہر ادارے میں غالب اکثریت مردوں کی ہے۔

پولیس حکام کا کہنا ہے کہ یہ یونٹ، جو سب سے پہلے دسمبر میں منظر عام پر آیا، ایک کامیاب تجربہ ہے جبکہ ناقدین اسے عوام کی توجہ لینے والا ایک بے کار کام قرار دیتے ہیں۔



25 سالہ سیدہ ایمن نے کہا کہ یہ عوام کے لئے ایک بالکل نیا تصور ہے۔ جب ہم نے سکینگ شروع کی تو ہم پُر جوش تھے، گرنے سے گھبرائے بھی، لیکن جب آپ میدان میں نکلیں تو خوف دور ہو جاتا ہے۔

کسی حد تک کہا جا سکتا ہے کہ یہ یونٹ پولیس اور شہریوں کے مابین تعلقات کے بھرمان کے نتیجے میں قائم ہوا ہے۔ ہیومن رائٹس وارچ نے 2016 کی ایک رپورٹ میں کہا کہ پاکستان میں پولیس کا محکمہ ملک کا سب سے خوفناک اور ناقابل اعتماد محکمہ ہے

اور عوام کی سب سے زیادہ شکایات اسی محکمہ کے خلاف ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان 2018 میں جب برسرِ اقتدار آئے تو پولیس اصلاحات بھی ان کے ایجنسی کے حصہ تھا۔

اس ماہ مشرقی شہر لاہور میں 9 پولیس افسران کو اس بات پر معطل کر دیا گیا تھا کہ انہوں نے ایک ایسے ریستوران کے ملازمین کو جیل بھیج دیا تھا جس نے انہیں مفت بر گردینے سے انکار کر دیا تھا۔ بہت سے لوگوں نے اس واقعہ کو اس چیز کی علامت کے طور پر دیکھا کہ پولیس میں بدعنومنی اب بھی بہت زیادہ ہے۔

کراچی میں پولیس کا خوف اور اس پر عدم اعتماد بہت زیادہ ہے کیونکہ یہاں متعدد پولیس افسران پر فائزگنگ کے تبادلے میں عام شہریوں کی ہلاکت کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ اس کی ایک مثال میں، دو سال قبل پولیس کی انکوارری سے پتہ چلا ہے کہ کراچی کے افسران نے ماذل بننے کے خواہشمند ایک نوجوان اور تین دیگر افراد کو ہلاک کر دیا تھا، پھر جھوٹا دعویٰ کیا کہ ہلاک ہونے والے عسکریت



پسند تھے۔ آپریشن کے انچارج کمانڈر پر اب قتل کے مقدمے کی سماعت جاری ہے۔

ریجنل سندھ پولیس کے ایک ڈپٹی اسپکٹر جزل، مقصود احمد نے کہا کہ نئے ان لائن سکیمینگ یونٹ کو اس تنقید اور تاثر سے نمٹنے کے لئے تیار کیا گیا تھا کہ کراچی پولیس افسران عام شہریوں کے ساتھ حسن

سلوک سے پیش آنا نہیں جانتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سکیمیں پر افسروں کو گشت کرتے دیکھنے سے شاپنگ مالز اور دیگر عوامی مقامات پر ماحول خوشگوار کرنے میں مدد ملی ہے۔ لوگوں کو یہ محسوس ہوا ہے کہ پولیس والے ہمارے دوست ہیں اور وہ ہماری حفاظت کے لئے موجود ہیں۔

مسٹر احمد نے کہا کہ اس یونٹ کی بنیادی ذمہ داری پارکوں اور کرکٹ سٹیڈیمبوں سمیت عوامی مقامات پر انسداد و ہشتگردی

کے لیے نگرانی کرنے کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان لائن کمانڈوز نے گرفتاریاں بھی کی ہیں اور جرائم کے وقوع پر جوابی کارروائی کے تناسب میں بہتری آئی ہے اور اس یونٹ نے مسٹر خان اور صدر عارف علوی سمیت متعدد اعلیٰ عہدیداروں کی حفاظت کی خدمات بھی انجام دی ہیں۔

سیدہ ایمن نے، جنہوں نے دو سال قبل سندھ پولیس میں شمولیت اختیار کی تھی، کہا کہ ان کی انسداد دہشت گردی وِنگ سے گھری وابستگی ہے جس کا ان لائن سکینگ یونٹ ایک حصہ ہے۔ ایک خاتون ہوتے ہوئے انہوں نے پہاڑی قبائلی علاقوں میں دہشت گردوں کے خلاف پاکستانی فوج کے کریک ڈاؤن کو بہت غور سے دیکھا جب وہ کراچی میں اسلحہ کی نمائش میں رضا کار انہ طور پر کام کرتی تھیں۔ انہوں نے کہا، ”مجھے یقین ہے کہ دہشت گرد موت کے مستحق ہیں۔ ہمیں انھیں مارنا ہے۔ وہ زندہ رہنے کے اہل نہیں ہیں۔“

برطانیہ، فرانس، نیدر لینڈز اور دیگر مقامات کے شہروں میں پچھلے کئی سالوں سے پولیس کے سکینگ یونٹ ڈیوٹی پر مامور ہیں



جس کے ملے جلے نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ سندھ پیشل سیکیورٹی یونٹ کے پولیس کمانڈ و مرٹر علی، جنہوں نے سکینگ یونٹ کے لئے افسروں کو تربیت دی ہے، نے کہا کہ انہوں نے نمایاں کی طرز پر ہی اس یونٹ کو بنایا ہے۔

مسٹر علی نے کہا کہ سکینٹ پرسوار افراد

عام طور پر پڑولنگ کاروں میں افسروں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں اور انہیں ان علاقوں میں سیڑھیاں کو دنے اور چڑھنے کی تربیت دی گئی ہے جہاں بہترین سڑکیں یا بنیادی ڈھانچہ موجود نہیں ہے۔ اگرچہ کمانڈوز زیادہ تر مالز اور فوڈ اسٹریٹس جیسے مقامات پر عوامی نظم و ضبط برقرار رکھنے میں معاون ہوتے ہیں، تاہم وہ مسلح ہوتے ہیں اور اگر ضروری ہو تو مجرموں کو گولی مار کرنے کے لئے بھی تیار رہتے

ہیں اور وہ 120 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی کار پر سوار ہو سکتے ہیں۔

لیکن ہر کوئی اس سکیٹنگ یونٹ سے متعلق ثبت رائے نہیں رکھتا۔ کراچی میں گلشنِ اقبال کے رہائشی، جاسم رضوی نے بتایا کہ انہوں نے یونٹ کو پبلسٹی ٹنٹ کے طور پر دیکھا۔ شاید پولیس کے پاس کرنے کو کچھ نہیں تھا اس لئے انہوں نے سکپیش پر گامزن ہونے کا فیصلہ کیا۔ مسٹر رضوی نے کہا کہ میں پولیس کو صرف اس وقت حرکت میں دیکھتا ہوں جب وہ نامنہاد VVIPs کے ساتھ ہو۔

یونیورسٹی کالج لندن میں انسٹی ٹیوٹ برائے گلوبل سٹی پولینگ کی ریسرچ فیلو佐 وہاؤسیم نے کہا کہ عوام کے ساتھ پولیس فورس



کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے کراچی میں افسران کو سکپیش پر رکھنا تو سمجھ میں آتا ہے، لیکن انہیں مسلح نہیں ہونا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دوسرے شہروں سے ابھی بہت کم ثبوت ملے ہیں کہ ان لائن سکیٹنگ یونٹ پولیس فورس کو جرائم کے خلاف لڑنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ نیز، کراچی کی سڑکیں کھڑوں سے بھری ہوئی

ہیں۔ اسی لئے اس اقدام کی حیثیت پولیس پروپیگنڈے سے زیادہ نہیں ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ کتنا پاسیدار ہو گا اور میں تو سمجھتی ہوں کہ یہ بجٹ کہیں اور خرچ کیا جا سکتا تھا۔

مسٹر احمد نے کہا کہ معاشرے میں فرائض انجام دینے اور جرائم کے خلاف لڑنے کے علاوہ اس یونٹ کا ایک اور مقصد ”خواتین کو با اختیار بنانا“ بھی تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس یونٹ کی 10 خواتین افسران میں سے بہت سی کا تعلق صوبہ سندھ کے غریب دیہی علاقوں سے ہے اور یہ یونٹ ایک ”میرٹ پرمی“ تنظیم ہے جس کا ایک مقصد جنسی استھان کا مقابلہ کرنا بھی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ کام کے مقامات پر مرد اور خواتین کے مابین برابری ہونی چاہئے، لیکن ثقافتی مسائل کی وجہ سے یہ ہمیشہ ممکن نہیں ہوتا۔

پاکستان میں تنہا گھومنے والی خواتین کو لوگ گھورتے ہیں۔ کام کی جگہوں پر خواتین کو جنسی طور پر ہر اساح کرنا عام ہے۔ دنیا بھر میں صنف کی بنیاد پر تخلوہوں میں فرقہ ہمارے ہاں سب سے زیادہ ہے۔ مسٹر خان، وزیر اعظم، نے اپریل میں یہ کہتے ہوئے ر عمل کا اظہار کیا کہ خواتین جس طرح کے لباس پہننے ہیں اس کی وجہ سے عصمت دری کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔

سیدہ ایمن نے، جو کراچی میں پلی بڑھی ہیں، بتایا کہ جب انہوں نے ان لائِن سکلینگ یونٹ کی تربیت حاصل کی، انہوں نے ان حالات سے مقابلہ کرنے کی حکمت عملی بھی سیکھی جن میں لوگ ان کی صنف کی وجہ سے ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کا مردوں اور خواتین کی طرف دیکھنے کا انداز مختلف ہے، خاص طور پر خواتین پولیس افسران اور ان میں سے بھی خاص طور پر ان لائِن سکلیپس پر خواتین افسران کو۔

کراچی کے متوسط طبقے کے کچھ علاقوں میں ان لائِن سکلینگ کا عام رجحان ہے، لیکن سیدہ ایمن کو اس وقت تک اس کا پتہ نہیں تھا جب تک کہ ایک ساتھی پولیس افسر نے اس سرگرمی کی وضاحت نہیں کی۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے رشتہ داروں کو شک تھا کہ میں یہ کر بھی سکوں گی یا نہیں۔ وہ تربیت کے دوران معمولی زخمی بھی ہوئیں لیکن تقریباً دو ہفتوں کے بعد، وہ کرکٹ اسٹیڈیمبوں اور دیگر عوامی مقامات پر لوگوں کے ہجوم میں آسانی سے گھوم پھر رہی تھیں، بھیڑ پر نگاہ رکھنے والی نگاہ اور رودی کے بیٹ پر ہو سڑ میں لگی گن کے ساتھ۔ اب ان کی دوست بھی سکلینگ کی تربیت لینا چاہتے ہیں اور ان کے والدین اور بھائیوں کے خیالات بھی گھر میں ایک ان لائِن سکلینگ آفیسر کے موجود ہونے کے بارے میں بدل رہے ہیں۔





## پاکستان اکنامکس سروے 2021 اہم نکات

اویس اکبر (ایڈمن اسٹٹنٹ (NGC)

چونکہ پاکستان نے اقتصادی سروے 2020-21 کی نقاب کشائی کی، حکومت نے اعلان کیا کہ اس نے پہلے کے بہت سے تخمینوں کو نکست دی ہے کیونکہ معیشت وی کے سائز کی بحالی کا کام کرنے میں کامیاب ہے۔ اے ایچ ایل ریسرچ کے مطابق، سروے کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں:

- ☆ مالی سال 21 کے دوران پاکستان کی جی ڈی پی میں عارضی طور پر 3.9 فیصد اضافہ ہوا ہے مالی سال 20 کی نمو کو 0.38% پہلے سے 0.47% تک کم کیا گیا تھا۔
- ☆ مالی سال 21 کے لئے، موجودہ مارکیٹ کی قیمتوں میں جی ڈی پی 47.7 ٹریلیون روپے رہی۔
- ☆ خدمات کے شعبے میں 4.43 فیصد کا اضافہ ہوا، بنیادی طور پر تھوک اور خورده تجارتی طبقہ (8.37%)، اور فناں اور انشوں سیکٹر (7.84%) کی پشت پر۔
- ☆ زراعت کے شعبے میں 2.77 فیصد کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔
- ☆ گندم میں 8.1%， چاول میں 13.6 فیصد اضافہ ہوا ہے، جبکہ مکنی میں 7.38 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔
- ☆ شوگر کیمین نے اب تک کی دوسری سب سے زیادہ پیداوار 22% ریکارڈ کی۔ دوسری طرف، کپاس میں 22.8 فیصد کی منفی نمود مکھنے میں آئی جس کے نتیجے میں کپاس کی جنگ میں 15.6 فیصد کی واقع ہوئی۔
- ☆ مارچ 2021 کے آخر میں، پاکستان کا مجموعی عوامی قرض 38 کھرب روپے تھا۔ گھر بیوقرض 25.6 ٹریلیون (13.8% YoY) تک تھا جبکہ غیر ملکی عوامی قرض 12.5 ٹریلیون روپے تھا۔
- ☆ اوسط اقوامی صارف قیمت اشاریہ (سی پی آئی) 8.83% رہا۔
- ☆ SBP11MFY21 ڈیٹا کے مطابق ترسیلات زر میں 29% YoY کا اضافہ ہوا، جس کی مالیت 7.26 بیلین ڈالر ہے۔
- ☆ پاکستان کی براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) (10MFY21) نے 1.55 بیلین ڈالر کا نقصان کیا، جو 32% YoY کی کمی ہے۔
- ☆ پاکستان نے 10MFY21 میں کرنٹ اکاؤنٹ میں 773 ملین ڈالر کی اضافی رقم دیکھی جو گذشتہ سال اسی عرصے میں

ریکارڈ شدہ 4,657 ملین ڈالر کے خسارے کے مقابلہ میں تھی۔ 10MFY21 کے دوران کل درآمدات میں 8% YoY کی شرح نمود 48,625 ملین ڈالر رہی۔ برآمدات 25,889 ملین ڈالر میں داخل ہوئیں، جس میں 6% YoY کی چھلانگ لگائی گئی۔

☆ 10MFY21 میں 20,599 ملین ڈالر کے خسارے کے مقابلہ میں ملک میں 22,736 ملین ڈالر کا تجارتی خسارہ ریکارڈ کیا گیا، جس میں 11 فیصد کا اضافہ دیکھا گیا۔

☆ مالی سال 21 کے لئے فی کس آمدنی 414,246 (YoY + 14.6%) رہی۔ ڈالر کے لحاظ سے، یہ \$1,543 (+ 13.4%) تھا۔

## 2020-21 کے دوران زراعت کے شعبے کی کارکردگی

سال کے دوران اہم فصلوں (گندم، چاول، گنے، مکنی اور کپاس) کی نمود 4.65 فیصد ہے۔ خریف کی بڑی فصلوں 2020، جیسے گنے، مکنی اور چاول کی پیداوار نے پچھلے سال کے مقابلے میں کافی بہتری کی نشاندہی کی اور پیداواری اہداف کو پچھے چھوڑ دیا۔ گنے کی پیداوار 66.080 ملین ٹن سے 22.0 فیصد بڑھ کر 9.009 ملین ٹن، چاول 13.6 فیصد اضافے سے 414 ملین ٹن سے 8.419 ملین ٹن اور مکنی 7.4 فیصد اضافے سے 7.48 ملین ٹن سے 8.465 ملین ٹن ہو گئی۔ تاہم کپاس کی فصل بنیادی طور پر بوائی کے علاقے میں کمی، موں سون کی بھاری بارشوں اور کیڑوں کے حملوں کی وجہ سے متاثر ہوئی۔ کپاس کی پیداوار گزشتہ سال 9.148 ملین گانٹھوں سے 22.8 فیصد کم ہو کر 7.064 ملین گانٹھ رہ گئی۔ گندم "ربی" کی سب سے اہم فصل ہے، جس نے 8.1 فیصد کی نموداہر کی اور گزشتہ سال 25.248 ملین ٹن کے مقابلے میں 27.293 ملین ٹن کی ریکارڈ اعلیٰ پیداوار کی سطح پر پہنچ گئی۔ ربی کی فصلوں 2020-21 کے لیے، حکومت نے ایک جامع "ربی پیکچ" فراہم کیا جس میں کھاد، فنگسا نڈس اور ناسورکش ادویات پر سب سہی شامل ہے، گندم کی کم از کم سپورٹ پرائیس (ایم ایس پی) میں اضافہ کے ساتھ 1800 روپے فی 40 کلوگرام زراعت کی قیمتوں میں اضافے میں 11.69 فیصد اور جی ڈی پی میں 2.24 فیصد حصہ رکھنے والی دیگر فصلوں نے چارہ، سبزیوں اور پھلوں کی پیداوار میں اضافے کی وجہ سے 1.41 فیصد اضافہ دیکھا۔ کپاس کی پیداوار میں کمی کی وجہ سے کپاس کی جنگ میں 15.58 فیصد کمی واقع ہوئی۔ مجموعی طور پر فصلوں کا شعبہ، زرعی و لیوائیڈیشن میں 35.81 فیصد اور جی ڈی پی میں 6.87 فیصد حصہ رکھتا ہے، اس میں 2.47 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ خریف 2020 کے دوران پانی کی دستیابی 65.1 ملین ایکڑ فٹ (MAF) رہی جو کہ خریف 2019 کے MAF 65.2 کے مقابلے میں 0.2 فیصد کی معمولی کمی کو ظاہر کرتی ہے۔

مالي سال 2021 (جولائی تا مارچ) کے دوران کھاد کی گھریلو پیداوار میں پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 5.9 فیصد اضافہ ہوا جس کی بنیادی وجہ اضافی گیس کی فراہمی میں اضافہ ہے۔ گندم کی سپورٹ پر اس میں اضافہ اور یوریا کی قیمت میں 12 فیصد کمی کی وجہ سے کھاد کے غذائی اجزاء میں 15.2 فیصد اضافہ ہوا۔ مالي سال 2021 (جولائی تا مارچ) کے دوران ٹریکٹروں کی کل پیداوار 653،36،36 رہی جو گزشتہ سال 23،266 تھی جو کہ 57.5 فیصد اضافہ ہے۔ پیداوار میں اضافہ زیادہ تر کسانوں کی بہتر لیکو یڈ یٹ پوزیشن کی وجہ سے ہوا۔ زرعی قرض دینے والے اداروں نے مالي سال 2021 کے دوران جولائی سے مارچ کے دوران 953.7 ارب روپے کی تقسیم کیے ہیں جو کہ 1500 ارب روپے کے مجموعی سالانہ ہدف کا 63.6 فیصد ہے اور گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 912.2 ارب روپے کی تقسیم سے 4.6 فیصد زیادہ ہے۔

زراعت میں 60.07 فیصد اور جی ڈی پی میں 11.53 فیصد حصہ رکھنے والے مویشیوں نے 3.06 فیصد کی ترقی حاصل کی۔ ماہی گیری کا شعبہ، زرعی ویلیو یڈ یشن میں 2.01 فیصد اور جی ڈی پی میں 0.39 فیصد کے ساتھ، 0.73 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ جنگلات کے شعبے میں زراعت میں 2.10 فیصد اور جی ڈی پی میں 0.40 فیصد، 1.42 فیصد اضافہ ہوا۔

### پاکستان میں ڈیمز کا ماحولیاتی جائزہ

پاکستان میں موجودہ ڈیمز کی تعداد کل 62 ہے۔ پانی کی قلت کے مسائل پوری دنیا میں بڑھ رہے ہیں۔ پاکستان کو پانی کے بحران کا بھی سامنا ہے اور اس کے پانی کے تقاضے روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ اس دوران یہ تحقیق کی گئی ہے کہ چھوٹے ڈیم زیریز میں پانی اور زراعت کے پائیداری کے لیے اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس مطالعے کا بنیادی مقصد زرعی اور زمینی پانی پر چھوٹے ڈیم کے ماحولیاتی اثرات کا جائزہ لینا تھا۔ چھوٹے ڈیموں کی مناسب منصوبہ بندی اور انتظام پاکستان میں پائیدار زراعت کو بہتر بناسکتا ہے۔ یہ بھی نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ چھوٹے ڈیم معيشت، ماحولیات، مقامی آب و ہوا، تفریحی سرگرمیوں اور فضلوں کی پیداوار میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ چھوٹے ڈیموں کو مقامی سطح پر بھی کی پیداوار کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ دوسری طرف، پانی کے انتظام کے مسائل مقامی کسان انجمنوں کی شمولیت سے حل کیے جاسکتے ہیں۔ ترقی پذیر دنیا میں سچ، لائن لائنز اور آپاٹشی کے پرانے طریقوں کے ذریعے پانی کا نقصان سب سے اہم ہے۔ مجموعی طور پر ثابت ماحولیاتی اثرات پر غور کرتے ہوئے چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کو فروع دینا ہو گا۔



## علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت پا رہا!

آج کی بات: پیارے نفے منے ساتھیو! السلام علیکم! ایک طالب علم ایک عالم کے دروازے پر پہنچا اور صدای ”اے مرد بزرگ اللہ نے تجھے جو کچھ دیا ہے اس سے مجھے بھی نواز“۔ عالم نے اسے نقدر قدم دی اور اپنے ملازم سے اس کے لئے کھانا لانے کو کہا مگر طالب علم نے شکر یہ ادا کرتے ہوئے دونوں چیزیں قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا ”میں آپ کے دروازے پر زر نقد اور طعام لذیذ کا بھیک منگابن کر نہیں آیا۔ میں تو علم کا پیاسا ہوں اس لئے علم کا طالب بن کر آیا ہوں“ یہ بات سن کر عالم بہت خوش ہوا، اسے اپنا مہمان بنایا اور وعدہ کیا کہ وہ اسے علم سے بہرہ مند کرے گا۔ بزرگ نے جب طالب علم کو علم سکھا کر رخصت کیا تو طالب علم بہت خوش تھا اس کا رواں رواں عالم کا شکر یہ ادا کر رہا تھا وہ زبان حال سے کہہ رہا تھا ”وہ علم جو سیدھا راستہ دکھائے مالِ دولت کی فراوانی سے کہیں زیادہ بہتر ہے، عزیز ساتھیو! اس واقع سے علم کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ علم وہ دولت ہے جس کو کہی کوئی چوری نہیں کر سکتا اور یہ خرچ کرنے سے اور بڑھتی ہے۔ لہذا علم کی دولت کو پانے کے لئے سخت محنت کریں اور خود کو اس کے لئے وقف کر دیں..... (آپ کی باتی: رفتہ رشید)

نبی کریم ﷺ و عدے کے بے حد پابند تھے۔ آپ ﷺ

نہ صرف اپنے قول بلکہ اپنے عمل سے بھی عدے کی پابندی کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لادین ممن عهد لہ ترجمہ: ”جو شخص عدے کی پابندی نہیں کرتا، اس کے دین کا کوئی اعتبار نہیں“۔ (مندرجہ: 1: 135)

ماہین گل، چہارم

سلطانہ فاؤنڈیشن پر انگری سکول

## الفاظ کے موتی

سمجھدار انسان تمام انسانوں سے کچھ نہ کچھ سیکھتا ہے ☆

چاہے وہ شخص عمر میں چھوٹا ہو یا بڑا، امیر ہو یا غریب۔ ☆

ایسے شخص کو دوست رکھو جو نیکی کر کے بھول جائے۔ ☆

وقت سے زیادہ کوئی چیز قیمتی نہیں ہوتی کیونکہ وقت گزر جاتا ہے اور پھر واپس نہیں آتا۔ ☆

اچھی بات کہنا اور درگز رکرنا ایسی خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد تکلیف پہنچائی جائے۔ ☆

مسافروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا بھی نیکی ہے اور اللہ پاک اس کا اجر دیتا ہے۔ ☆

لطیفے

ایک طالب علم چوتھی بار بھی فیل ہو گیا تو اس کے دوستوں نے اس سے پوچھا..... ”اس دفعہ گھروالوں کو کیا بتاؤ گے.....؟“

## ایفاۓ عہد

وعدے کی پابندی سے مراد ہے کہ ”انسان جب بھی کسی سے کوئی وعدہ کرے تو اسے ضرور پورا کرے“۔ اس کو ”ایفاۓ عہد“، بھی کہتے ہیں۔ اسلام میں وعدے کا مفہوم بے حد وسیع ہے۔ ایک مسلمان جب کلمہ طیبہ کا اقرار کرتا ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ عہد کرتا ہے کہ وہ اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی روشنی میں نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ پر چل کر گزارے گا۔ دین اسلام اپنے ماننے والے کو وعدے کی تاکید کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:



ترجمہ: ”اور تم اپنے وعدے پورے کرو بے شک (قیامت کے) دن اس کی پوچھ چکھ ہو گی“۔ ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”اے ایمان والو! اپنے وعدوں کو پورا کیا کرو“

نبی کریم ﷺ کا اسوہ حسنہ:

طالب علم بولا.....”میں نے تو گھر خط بھی لکھ دیا ہے کہ رزلٹ استاد (دولڑکوں سے).....”تم آپس میں سر کیوں ٹکرار ہے ایک لڑکا.....”جناب، آپ نے ہی تو کہا تھا کہ ریاضی میں پاس ہونے کے لئے دماغ لڑانا پڑتا ہے۔“

### بزدل مینڈک

تحریر حسن اختر

موسم سرما ختم اور گرمی کا آغاز ہو چکا تھا۔ زمین کے اندر رہنے والے تمام جاندار باہر نکل چکے تھے۔ رنگو بھی طویل عرصے تک زمین کی تھہ میں سونے کے بعد جاگ چکا تھا۔ اس کا جسم دھاری دار تھا۔ مختلف رنگوں کی آمیزش سے اس کا نام رنگو پڑ گیا

آؤٹ ہو چکا ہے اور اس دفعہ بھی حالات معمول کے مطابق ہیں۔“

ایک چور نے گھر کے مالک کو جگاتے ہوئے پوچھا.....”سونا کہاں ہے.....؟“

گھر کا مالک آنکھیں ملتے ہوئے بولا.....”یار! جہاں چاہو سو جاؤ، سارا گھر خالی پڑا ہے۔“

مالک (نوکر سے).....”یہ لوپیے اور اور جلدی سے ماچس لے آؤ اور سنو! دیکھ بھال لینا، کہیں نقلی نہ ہو۔“

نوکر بازار سے ماچس لا کر مالک کو دی تو اس کی ساری تیلیاں جلی ہوئی تھیں۔

مالک (غصے سے).....”یہ کیا ہے.....؟“  
نوکر.....”جناب آپ ہی نے کہا تھا چیک کر لینا، میں نے تمام تیلیاں جلا کر چیک کر لی تھیں، سب ٹھیک ہیں۔“

ایک فقیر نے گھر کے دروازے کی گھٹٹی بجاتے ہوئے صدا لگائی.....

”ہے کوئی تھی جو اس فقیر کی مدد کرے.....؟“  
اندر سے آواز آئی.....”گھر میں کوئی نہیں۔“  
فقیر بولا.....”تو کیا یہ آواز گھٹٹی کی ہے.....؟“



تھا۔ وہ صحیت مند اور بظاہر بہادر لگتا تھا مگر اندر سے بزدل تھا۔ باہر کی دنیا سے ہر وقت خوف زدہ رہتا تھا۔ وہ اس وہم کا بھی شکار ہو چکا تھا کہ باہر نکلا تو مر جائے گا۔

نکل گئی۔ جنوبی سمت والا علاقہ ہو بہو شماںی سمت کا عکس تھا۔ زمین کے اوپر باہر کی دنیا کے بارے میں رنگو کا وہم مزید پختہ ہو گیا تھا۔ اس نے بلا سوچے سمجھے چوٹی پر رہائش کا فیصلہ ترک کر دیا اور واپسی کا منصوبہ بنالیا۔ اس نے پہاڑ سے اترنا شروع کر دیا۔ واپسی کا سفر خاصہ آسان تھا۔

اترائی کے رخ لمبی لمبی چھلانگ میں لگاتا رنگو پہاڑ سے اترنے میں کامیاب ہوا تو شام کا سہانا موسم دیکھ کر خوشی سے ٹرٹرانے لگا۔ ٹرررررررر..... رنگورات گزارنے کے لیے پہاڑ کے دامن میں آباد شہر کے ایک گھر میں داخل ہو گیا۔ اچانک ایک لڑکا اور لڑکی تیزی سے اس پر جھپٹ پڑے۔ اب اس کی ایسی حالت تھی جیسے آسمان سے گرا اور کھجور میں اٹکا ہو۔ دونوں بہن بھائی میڈیکل کالج کے سٹوڈنٹ تھے اور دل کا مشاہدہ کرنے کے لئے انہیں ایک مینڈک کی ضرورت تھی۔ اس نے اپنی جان بچانے کی کوشش میں چھلانگ لگائی تو میز پر شیشے کے گلدان سے ٹکرا گیا۔ چھنا کے کی آواز کے ساتھ گلدان ٹوٹا اور کر چیاں فرش پر بکھر گئیں۔ وہ تو بھلا ہو گھر کی مالکن کا جو باہر سے چلا گیا تو بہن بھائی شیشے کے ٹکڑے اکٹھے کرنے میں مصروف ہو گئے۔

موقع پا کر رنگو جلدی سے اندر ہیرے میں فرار ہو گیا تھا۔ رات بھروسہ سڑک کے کنارے کھڑا رہا اور کھلے آسمان تک ڈرڈر کر زندگی گزار دی تھی۔ وہ سڑک پار کرنا چاہتا تھا لیکن اس پر

اس کا بس چلتا تو ساری زندگی یوں ہی زمین کے اندر مٹی چاٹ چاٹ کر گزار دیتا لیکن نئے موسم میں زمین کے اندر رہنا جس بے جا کے متراff تھا۔ انسانوں اور دیگر جانوروں سے نظریں بچاتا ہوا وہ ایک سمت میں سفر کرنے لگا۔ سامنے ایک پہاڑ کی چوٹی پر رہائش گاہ نسبتاً محفوظ ہو سکتی تھی۔

راستے میں تھکن سے سانس پھول جاتی تو رنگو ستا کر تازہ دم ہو جاتا تھا۔ پھر پھد کتا ہوا چوٹی کی جانب محسوس فر ہو جاتا



تحا۔ ڈرڈر کے ہی سہی بالا خروہ چوٹی پر پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے دل میں چوٹی کی جانب دیکھنے کی شدید حسرت تھی۔ لیکن ایسا کیا ہوا کہ اس کی یہ شدید حسرت مایوسی میں بدل گئی تھی؟ اس کا جواب کہانی کے آخر میں ملے گا۔

رنگو چوٹی کے اوپر ایک پتھر پر اگلی ٹانگیں اٹھا کر پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہوا تو بالکل ایک چھوٹے سے آدمی کی طرح لگ رہا تھا۔ اس نے سامنے دیکھا تو حیرت کے مارے اس کی چیخ

تھی؟ اس کا جواب میں بالکل نہیں بھولا ہوں۔ دراصل مینڈ کی آنکھیں سر پر ہوتی ہیں جب رنگوں نے پھاڑ چوٹی کی پر کھڑے ہو کر سامنے دیکھا تو اسے جنوب کی بجائے واپس شمال والا علاقہ ہی نظر آیا تھا۔ اس لئے عقل و جذبات سے عاری رنگوں نے واپسی کا فیصلہ کر لیا تھا۔ پیارے بچوں، بلاشبہ اعتماد وہ طاقت ہے جو ہم میں رکاوٹوں کا مقابلہ کرنے کی ہمت پیدا کرتی ہے اور جو کوئی اپنی صلاحیتوں کے بارے میں کسی وہم کا شکار ہو جائے تو اس کا انعام رنگوں سے مختلف نہیں ہوتا۔ اس لئے مشکلات سے گھبرانے کی بجائے پورے اعتماد سے ان کا مقابلہ کرنا چاہیے۔

### نظم

اللہی مجھے نیک انسان بنَا

میں ہر آن سوچوں ہر اک کا بھلا

نہ گالی کبھی لب پا آئے میرے

نہ پاؤں برائی کی جانب اُٹھے

مجھے علم کی روشنی عطا کر

صداقت، دیانت کا رستہ دکھا

میں پڑھ لکھ کے انسان اچھا بنوں

میں ماں باپ کی دل سے خدمت کروں

یہی میرے مولا دعا ہے میری

وطن پر ہو قربان میری زندگی

رابعہ عمران، سورم

سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول

موت کا وہم سوار ہو چکا تھا۔ رنگوں کے بعد آنے والے کئی مینڈ ک سڑک پار کر چکے تھے لیکن وہ تا حال ہچکچا رہا تھا۔ وہ جب بھی آگے بڑھنے کا ارادہ کرتا سڑک پر شور مچاتی کوئی نہ کوئی گاڑی آ جاتی اور پل بھر میں گزر جاتی۔

آخر کار دل پر پھر رکھا۔ اس نے ایک مینڈ ک کے ہمراہ سڑک پر چھلانگ لگادی۔ مگر خوف کے مارے اسے سمجھنہیں آ

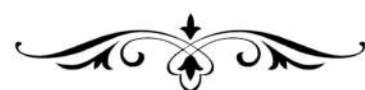


رہی تھی کہ وہ کہاں جائے۔ اچانک ایک گاڑی نمودار ہوئی اور پٹا خ کی آواز کے ساتھ رنگوں کے اوپر سے گزگئی۔ دوسرا مینڈ ک گاڑی کے نیچے ضرور آیا تھا لیکن اس کے دل میں اعتماد تھا جس کی وجہ سے وہ ٹاٹر کے نیچے آنے سے محفوظ رہا۔ وہ دونوں ٹاٹروں کے درمیان خالی جگہ میں گراںگراس نے اپنے اعصاب قابو میں رکھے اس لئے حادثہ سے محفوظ رہا۔ وہ سڑک پر چپک کر اس حصہ بن چکا تھا۔ پھاڑ سے رنگوکی واپسی کیوں کر رہوئی



# آزادی اور ذمہ داری

الحمد لله! پاکستانی قوم نے آزادی کے 74 برس گزار لئے ہیں۔ ہر یوم آزادی جہاں کسی بھی آزاد قوم کے لئے خوشی و انبساط کی گھڑیاں لے کر آتا ہے وہیں خود احتسابی کا بھی احساس بیدار کرتا ہے۔ پاکستان نے سانحہ مشرقی پاکستان سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ اپنے دفاعی نظام کو بہتر بنایا، فوج کی استعداد کا رکوب بڑھایا، ایسی طاقت حاصل کی، موٹرویز کا نیٹ ورک بچھایا، دہشت گردی کے خلاف بڑی قربانیاں دے کر جنگ جیتی اور سب سے بڑھ کر ڈیورنڈ لائن پر آہنی باڑ لگا کر اپنی مغربی سرحد کو بڑی حد تک محفوظ بنایا ہے۔ آج کا پاکستان دفاعی اعتبار سے مضبوط پاکستان ہے۔ لیکن معاشی اعتبار سے ہم بہت نیچے چلے گئے ہیں۔ قومی اشوز پر بھی سیاسی ہم آہنگی ناپید ہو چکی ہے۔ ہماری نا اتفاقی سے دشمن فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر جس بیماری نے ہمیں جکڑ رکھا ہے وہ بھیتیت قوم لاپرواہی ہے۔ ذمہ داری اٹھائے بغیر آزادی برقرار نہیں رہ سکتی۔ معاشرت، ندھب، سیاست، تجارت، امور خارجہ و داخلہ غرض ہر شعبے میں غیر ذمہ داری کا تاثر عام ہے۔ ہمیں ایک بار پھر تجدید عہد کرنا ہے کہ ہمیں جو آزادی ملی ہے اُسے قائم و دائم رکھنے کے لئے ہم اپنی اپنی ذمہ داری نبھائیں گے اور ہمیشہ آزاد رہیں گے۔ انشاء اللہ۔ (ایڈیٹر)



## عطیات (جولائی 2021ء)

|          |      |   |      | طرست ممبر |  |                  |
|----------|------|---|------|-----------|--|------------------|
|          |      |   |      | قد عطیات  |  |                  |
| روپے     | 2000 | مس عائشہ و سیم                          |      |           |  | انجینئر عزیز غنی |
| روپے     | 5000 | فریڈر ز آف فاؤنڈیشن، معرفت ایم زید امجد | روپے | 5000      |  | ڈاکٹر شمبارک مند |
| روپے     | 1000 | فریڈر ز آف فاؤنڈیشن، معرفت ایم زید امجد | روپے | 25000     |  | مسٹر امان الرحمن |
| میٹر میل |      |   | روپے | 100,000   |  | اوی ایم عظم خان  |
| ادویات   |      | مسٹر مبارک الہی                         | روپے | 3000      |  |                  |

## تعلیمی کفالت میں حصہ دار بنئے!

الحمد لله! تعمیر انسانی کا جو مشن ڈاکٹر نعیم غنی اور ان کی ٹیم نے شروع کیا تھا وہ اپنی روح کے مطابق پوری رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے۔ سلطان فاؤنڈیشن اپنے مشن میں مزید مختیّر خواتین و حضرات کی شمولیت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ فاؤنڈیشن جس انسانی اور فلاحی مشن کو آگے بڑھانے میں مصروف ہے اس میں آپ لوگوں کی شمولیت ادارے کے لئے باعث تقویت ہے۔ (ڈاکٹر نعیم غنی ڈائریکٹر ایڈیشنریشن)



### Student Sponsorships

|   |                    |                     |
|---|--------------------|---------------------|
| <b>School Students</b>                          | <b>Monthly</b>     | <b>Annual</b>       |
| <b>Girls College Students</b>                   | <b>Rs: 1,600/-</b> | <b>Rs: 19,200/-</b> |
| <b>Science/Commerce – College Students</b>      | <b>Rs: 2,100/-</b> | <b>Rs: 25,200/-</b> |
| <b>Institute of Technology Students</b>         | <b>Rs: 2,400/-</b> | <b>Rs: 28,800/-</b> |
| <b>M.Com Students (Masters)</b>                 | <b>Rs: 2,400/-</b> | <b>Rs: 28,800/-</b> |
| <b>Special Children School Students</b>         | <b>Rs: 5,000/-</b> | <b>Rs: 60,000/-</b> |
| <b>Vocational Students</b>                      | <b>Rs: 3,200/-</b> | <b>Rs: 38,400/-</b> |
| <b>Out-of-School Children</b>                   | <b>Rs: 2,000/-</b> | <b>Rs: 24,000/-</b> |
| <b>Nursing/Assistant Health Officer Student</b> | <b>Rs: 1,300/-</b> | <b>Rs: 15,600/-</b> |
|   | <b>Rs: 3,000/-</b> | <b>Rs: 36,000/-</b> |

|                     |
|---------------------|
| <b>Till Matric</b>  |
| <b>1-4 years</b>    |
| <b>1-4 years</b>    |
| <b>1-3 years</b>    |
| <b>1-2 years</b>    |
| <b>Till Matric</b>  |
| <b>1 Year</b>       |
| <b>Till Primary</b> |
| <b>1 Year</b>       |

Take your part in this National Responsibility - Enable the future generations with Education

#### Accounts

Title: Sultana Foundation  
A/C# 20005255978 (Branch Code: 0160)  
IBAN: PK02SONE0016020005255978  
Soneri Bank Limited

Title: Islah-e-Fikr Educational & Welfare Trust  
A/C# 3008674758 (Branch Code: 2067)  
IBAN: PK31NBPA2067003008674758  
NBP - National Bank of Pakistan

# پاکستان - آگے کیسے بڑھے؟

28 اگست - نعیم غنی سنٹر میں منعقدہ فکری نشست کی تصویری جھلکیاں

## Thought Process Session

Pakistan - A Way Forward

پاکستان - آگے کیسے بڑھا جائے



28th August 2021, NGC Seminar Room





## وطن عزیز

ایک خواب ہے زیر تعمیر  
 ایک التزام ہے زیر تعمیر  
 ایمان، علم، عمل کا پاکستان  
 امن، عدل و امید کا گلستان  
 یقین محاکم ہمارا چشمہ قوت ہے  
 عمل پیغم ہماری ساکھ ہے  
 محبت ہماری شناخت ہے  
 علم ہمارے راستے کا نور ہے  
 اور عمل ہمارے سفر کا اصول ہے  
 وطن عزیز کا ہر فرد ایک دیا جلا رہا ہے۔  
 اپنی قدروں کا پاکستان  
 علامہ اقبال اور قائد اعظم کے خوابوں کا پاکستان

پروقار پاکستان، ایک زندہ قوم کا پاکستان  
 ڈاکٹر نعیم غنی کا پیغام (14 اگست 2017)

Islah-e- Fikr Educational & Welfare Trust®  
 Mission Human Development



NAEEM GHANI CENTER  
 Education Research, Social Development & Communication Center

Sultana  
 Foundation

